هفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۸ جمعۃ المبارک ۲۶/اکتوبر ۲۰۰۱ء شمارہ ۴۳

۹/شعبان ۱۴۲۱ ہجری ☆ ۲۶/اخاء ۱۳۸۰ ہجری شمسی

حفاظت الٰہی کا نسخہ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
"جس نے صبح کے وقت سورۃ مومن کی ابتدائی آیات اور آیت الکرسی تلاوت کی تو شام تک اس کی حفاظت میں آجائے گا اور جس نے ان کی تلاوت شام کے وقت کی اس کی صبح تک حفاظت کی جائے گی"۔

(جامع ترمذی کتاب فضائل القرآن باب فضل سورۃ البقرہ)

صحابہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ حضرت پیر افتخار احمد صاحب، حضرت عبدالستار صاحب، حضرت محمد رحیم الدین صاحب، حضرت غلام محمد احمدی صاحب اور حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی رضوان اللہ علیہم کی روایات کے حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں کا دلنشیں تذکرہ

(انٹرنیشنل جلسہ سالانہ جرمنی منعقدہ منہائم جرمنی کے موقعہ پر تیسرے روز کے دوسرے اجلاس میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایمان افروز اور روح پرور اختتامی خطاب)

(۲۶/اگست۔ منہائم۔ جرمنی): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کرسی صدارت پر تشریف فرما ہونے کے بعد اس انٹرنیشنل جلسہ کے اختتامی اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد جرمنی کے معززین اور گھانا کے صدر کے پیغامات اور ان کے تراجم پڑھ کر سنائے گئے۔ پھر حضور ایدہ اللہ ڈائس پر تشریف لائے اور فرمایا کہ یہ تقریر جس کا موضوع ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت رجسٹر روایات میں درج صحابہ کی روایات کی رو سے۔ یہ ایسا مضمون ہے جس میں کسی نعرے کی ضرورت نہیں ہے۔ بڑی توجہ اور غور سے سنیں۔ صحابہ نے کس نظر سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا اور آپؑ کے معجزات کیسے ملاحظہ کئے اور کب اور کس طرح ان کو بیعتوں کی توفیق ملی۔ مختلف قسم کے واقعات ہیں جو انہی کی زبان میں ہیں اور ان کی کوئی اصلاح نہیں کی گئی۔ بعض جگہ زبان کی غلطیاں ہیں۔ سادہ لوگوں نے جس رنگ میں لکھوایا اسی طرح لکھ دیا۔ تو یہ بہت ہی پر لطف مضمون ہے۔ مَیں امید رکھتا ہوں کہ آپ سب لوگ اس کو توجہ سے سنیں گے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی اور پھر فرمایا کہ:

(۱) حضرت پیر افتخار احمد صاحب رضی اللہ عنہ

یہ پہلی روایات حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن حضرت پیر احمد جان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: میرے والد کا نام احمد جان ہے۔ جن کا ذکر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے کتاب ازالہ اوہام حصہ دوم میں کیا ہے اور اس مضمون کے آخر میں مجھ عاجز کو بھی یاد فرمایا ہے اور احباب ارادت کے ساتھ علیحدہ بھی تحریر فرمایا ہے۔ میری پیدائش بروز منگل بوقت عصر ۱۴/شعبان ۱۲۸۲ ہجری کی ہے۔ میرے والد صاحب کو حضرت صاحب کی اطلاع اس وقت ہوئی جبکہ "براہین احمدیہ" کے تین حصے شائع

باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

تقویٰ کے حصول کے لئے یہ گُر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رقیب ہونے پر ایمان ہو

جب تم یاد رکھو گے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے حال کا نگران ہے تو ہر قسم کی بدی اور بے حیائی سے بچ سکو گے

(آیات قرآنی اور احادیث نبویہ کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت رقیب کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت)

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۲/اکتوبر ۲۰۰۱ء)

(لندن ۱۲/اکتوبر): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ آج کا خطبہ خدا تعالیٰ کی صفت رقیب سے تعلق رکھتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے سورۃ النساء کی دوسری آیت کی تلاوت کی اور فرمایا کہ یہ آیت وہ ہے جو دیگر آیات کے علاوہ نکاح کے موقعہ پر پڑھی جاتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس میں ابتدائے آفرینش میں انسان کو ایک ہی جان سے پیدا کرنے کا ذکر ہے۔ پھر اس میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو جس کے حوالے دے کر تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور خصوصیت سے رحمی رشتوں کا خیال کرو۔ حضور نے فرمایا کہ افسوس کی بات ہے کہ آج کل کثرت کے ساتھ رحمی رشتوں کی شکایتیں ملتی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ بیوی کو ایک سسر ملتا ہے جو باپ کی طرح ہونا چاہئے اور اسی طرح خاوند کو ایک ساس ملتی ہے جو ماں کی طرح ہونی چاہئے۔ دونوں طرف اگر یہی تعلق ہو تو کوئی خانگی مسائل پیدا نہیں ہوتے۔ پھر اس آیت کے آخر پر فرمایا ہے کہ اللہ تم پر

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: خطاب حضور انور برموقعہ جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۱ء از صفحہ اول

ہوئے تھے۔ انہوں نے جب ان تین حصوں کو پڑھا۔ اس وقت حضرت اقدس علیہ السلام کی عقیدت وارادت آپ کے دل میں مستحکم ہو گئی۔ اس کے بعد براہین احمدیہ حصہ چہارم شائع ہوئی۔ والد صاحب کی ارادت سے آپ کے اہل وعیال اور مریدین بھی زمرۂ معتقدین میں شامل ہو گئے۔ اس وقت حضرت اقدس علیہ السلام کا مجدد ہونے کا دعویٰ تھا۔ میرے والد صاحب نے حضرت صاحب کے اس دعویٰ کو قبول کر کے اپنے دوستوں اور واقف کاروں اور ناواقفوں میں بڑی سرگرمی کے ساتھ اشاعت شروع کی اور ایک طویل اشتہار بھی چھاپا۔ جس کی نقل زمانہ حال میں اخبار الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ میرے والد صاحب نے علاوہ تبلیغی اشاعت کے خود اپنے مریدوں سے مالی خدمت میں بھی حصہ لیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اپنے مریدوں سے مالی خدمت میں بھی حصہ لیا سے مراد یہ ہے کہ اپنے مریدوں کو مالی خدمات پر اکسایا اور اُن سب نے حصہ لیا۔

ان کی زندگی کا آخری زمانہ اسی خدمت میں گزرا کہ جس قدر ہو سکے چندہ دیں اور اشاعت کریں۔ میرے والد صاحب کو اور میرے بھائی منظور محمد صاحب کو اور مجھ کو حضرت صاحب کی ابتدائی زیارت اس وقت ہوئی جب کہ حضور 1884ء میں سب سے پہلے تین دن کے لئے لدھیانہ تشریف لے گئے تھے۔ میرے والد صاحب اور میرے بھائی صاحب اور میں اور سب احباب حضور کے استقبال کے لئے اسٹیشن پر گئے تھے۔ حضور کی پہلی زیارت اسٹیشن پر ہوئی۔ میرے والد صاحب نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ میں بغیر بتلائے حضرت صاحب کو پہچان لوں گا، ایسا ہی ہوا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب تو آپ کے لئے پہچاننا کوئی تعجب کی بات نہیں لگے گی لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ آپؑ ہی کی طرح پگڑیاں پہنتے تھے۔ آپ ہی کی طرح داڑھی رکھی ہوئی تھی اور کوئی شخص ناواقف آدمی نشان نہیں کر سکتا تھا کہ ان میں سے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کون سے ہیں۔ اور آپؑ کی طبیعت اتنی عاجزانہ تھی کہ سب میں مل کر آپؑ چلتے تھے۔ لیکن جیسا کہ انہوں نے بیان کیا ہے ان کے والد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے نورِ فراست عطا فرمایا تھا اور انہوں نے دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہ جو اب گاڑی سے اترے ہیں یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔

حضرت صاحب نے تین روز محلہ صوفیاں میں ڈپٹی امیر علی صاحب صوفی (جو کہ میرے والد صاحب کے مرید تھے) قیام فرمایا اور مسجد صوفیاں میں نماز پڑھنے تشریف لے جاتے تھے۔ والد صاحب دن کا اکثر حصہ حضرت صاحب کے پاس گزارتے تھے۔ حضرت صاحب تین روز لدھیانہ رہے اور زبانی وعظ و نصیحت فرماتے تھے۔ شہر والے گروہ در گروہ آتے رہتے تھے۔ مجھے اس وقت کی حضور کی ایک تقریر کا خلاصہ یاد ہے۔ وہ یہ کہ ایمان اور یقین لانے کا فائدہ اس وقت ہے جبکہ کچھ اخفا بھی ہو۔ اگر معاملہ ایسا صاف اور روشن ہو جائے جیسا سورج نصف النہار کے وقت ہوتا ہے۔ اس وقت ایمان لانے کا ثواب نہیں ہوتا۔ اجر اسی وقت ہے کہ یُؤمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ کے بموجب کچھ غیوبیت بھی ہو اور ایمان لایا جائے۔

ایک دعوت میں ایک شخص نے حضرت صاحب سے سوال کیا کہ آپ بھی پیشگوئیاں فرماتے ہیں اور نجومی اور رمال بھی کرتے ہیں۔ ہمیں صداقت کا پتہ کس طرح لگے؟ حضور نے جواب میں فرمایا کہ الٰہی نصرت نجومیوں اور رمالوں کے ساتھ نہیں ہوتی۔ لیکن انبیاء علیہم السلام اور مامورین کو نصرت اور کامیابی ملتی ہے وہ اور ان کی جماعت روز بروز ترقی کرتی ہے۔ دن بدن ان کا اقبال بڑھتا ہے۔

حضرت پیر افتخار احمد صاحب رضی اللہ عنہ مزید فرماتے ہیں:

والد صاحب نے حج کا ارادہ کیا اور حضرت صاحب سے بذریعہ خط اجازت طلب کی۔ حضور نے اجازت دی اور ایک دعائیہ عبارت بھی خط میں روانہ کی کہ یہ میری طرف سے حج بیت اللہ میں پڑھ دینا۔ مجھے وہ وقت یاد ہے کیونکہ مجھے بھی میرے والد صاحب اپنے ساتھ حج کو لے گئے تھے اور بیس (۲۰) کے قریب مرید بھی ساتھ تھے۔ جن میں حضرت شہزادہ حاجی عبدالمجید صاحب مبلغ ایران اور خان صاحب محمد امیر خاں صاحب (جن کی تربت مقبرہ بہشتی میں ہے) اور قاضی زین العابدین صاحب احمدی سرہندی رحمتہ اللہ علیہم بھی شامل تھے۔ بفضل خدا وہ وقت میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ جبکہ 9 ذوالحجہ 1302 ہجری کو میرے والد صاحب وہ خط ہاتھ میں لے کر عرفات کے میدان میں کھڑے ہوئے۔ اور ہم سب خدام پیچھے کھڑے تھے۔ والد صاحب نے فرمایا کہ میں حضرت صاحب کی دعا بلند آواز سے پڑھتا ہوں تم سب آمین کہتے جاؤ۔ والد صاحب نے وہ سب دعا پڑھی اور ہم سب آمین کہتے گئے۔

حضرت پیر افتخار احمد صاحبؓ مزید روایت کرتے ہیں:

حضورؑ معہ اہل بیت عبداللہ آتھم کے مباحثہ کے لئے امرتسر تشریف لے گئے۔ اور مجھے اپنے زنانہ مکان میں رہنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ حضور جب واپس تشریف لائے۔ ہم اپنے مکان میں جو حضور نے ہم کو رہنے کے لئے دیا ہوا تھا، واپس آ گئے۔ ۱۵ مہینے جب قریب اختتام ہوئے۔ حضور نے احباب کو فرمایا۔ بڑی مسجد میں جا کر پیشگوئی کے لئے دعا کرو۔ مجھے یاد ہے کہ ہم سب خدام بڑی مسجد میں جا کر علیحدہ علیحدہ دعا میں مصروف ہو گئے۔ مجھے یاد ہے وہ وقت جبکہ احباب کی تضرعانہ دعاؤں اور رونے کا مسجد میں ایک شور پڑا ہوا تھا۔ مجھے وہ وقت یاد ہے کہ ۱۵ مہینے کے آخری دن کو صبح کی نماز کے بعد حضور نے مسجد مبارک میں فرمایا کہ یہ الہام ہوا ہے: اِطَّلَعَ اللّٰہُ عَلٰی ھَمِّ وَّ غَمِّ۔ اس وقت حضور نے صرف الہام سنایا۔ زیادہ تفسیر نہیں فرمائی۔ یا حضور نے فرمائی ہو اور مجھے یاد نہ رہا ہو۔ بہر حال یہ الہام تو بلفظہ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔

(رجسٹر روایات نمبر ۷ صفحہ ۱ تا ۷)

(۲) حضرت عبدالستار صاحب رضی اللہ عنہ

حضرت عبدالستار صاحب رضی اللہ عنہ ابن عبداللہ صاحب سکنہ سوہل ضلع گورداسپور، ۱۸۹۲ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت اور بیعت سے فیضیاب ہوئے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ حضرت صاحب کے دعویٰ سے پیشتر جبکہ چھوٹی مسجد مبارک بنی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جماعت ظہر، عصر، مغرب، عشاء پڑھایا کرتے تھے۔ ہم تین کس صرف نماز ساتھ پڑھتے تھے۔ میاں گلاب، عبدالستار اور میاں جان محمد صاحب مقتدی بنا کرتے تھے۔

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام سے بعض منتخب اشعار

دن چڑھا ہے دشمنانِ دیں کا ہم پر رات ہے
اے مرے سورج نکل باہر کہ میں ہوں بیقرار

اے مرے پیارے فدا تجھ پہ ہر ذرّہ مرا
پھیر دے میری طرف اے سارباں جگ کی مہار

کچھ خبر لے تیرے کوچہ میں یہ کیسا شور ہے
خاک میں ہو گا یہ سر گر تُو نہ آیا بن کے یار

فضل کے ہاتھوں سے اب اس وقت کر میری مدد
کشتیٔ اسلام تا ہو جائے اِس طوفاں سے پار

میرے سقم و عیب سے اب کیجئے قطع نظر
تا نہ خوش ہو دُشمنِ دیں جس پہ ہے لعنت کی مار

دیکھ سکتا ہی نہیں مَیں ضعفِ دینِ مصطفیٰؐ
مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار

یا الٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا
اس شکستہ ناؤ کے بندوں کی اب سُن لے پکار

قوم میں فسق و فجور و معصیت کا زور ہے
چھا رہا ہے ابر یاس اور رات ہے تاریک و تار

اب نہیں ہیں ہوش اپنے ان مصائب میں بجا
رحم کر بندوں پہ اپنے تا وہ ہوویں رستگار

کس طرح نپٹیں کوئی تدبیر کچھ بنتی نہیں
بے طرح پھیلی ہیں یہ آفات ہر سو ہر کنار

ڈوبنے کو ہے یہ کشتی آ مرے اے ناخدا
آ گیا اس قوم پر وقتِ خزاں اندر بہار

تیرے ہاتھوں سے مرے پیارے اگر کچھ ہو تو ہو
ورنہ فتنہ کا قدم بڑھتا ہے ہر دم سیل وار

اِک نشاں دکھلا کہ اب دیں ہو گیا ہے بے نشاں
اِک نظر کر اس طرف تا کچھ نظر آوے بہار

تقریر بر موقع انٹرنیشنل جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۱ء

جماعت احمدیہ کی خدمات قرآن اور مختلف زبانوں میں لٹریچر کی تیاری

(منیر الدین شمس - ایڈیشنل وکیل التصنیف - لندن)

﴿اَفَلَا یَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا اَفَهُمُ الْغَالِبُوْنَ﴾۔(الانبیاء آیت ۴۵)

اس وقت مجھے آپ کی خدمت میں دو امور کے متعلق گزارشات کرنی ہیں۔(۱) جماعت احمدیہ کی قرآن کریم کے سلسلہ میں خدمات اور (۲) جماعت کے ذریعہ مختلف زبانوں میں تیاری لٹریچر۔

جماعت احمدیہ کی قرآن کے سلسلہ میں خدمات

جس چیز کی خدمت کی جائے اس کی لازماً کوئی اہمیت ہونی چاہئے۔ اس لئے پہلے قرآن کریم کی اہمیت دیکھتے ہیں۔

اہمیت قرآن

(۱)......شریعت اسلامیہ کی بنیاد قرآن کریم پر ہے۔ بقیہ امور اس کے بعد آتے ہیں۔

(۲)...... مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اگر ہم اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق سنوارنا چاہتے ہیں تو قرآن کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ اسی لئے آنحضور ﷺ نے اس پر زور دیا ہے۔ چنانچہ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا "خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ"۔

(ترمذی ابواب فضائل القرآن)

آنحضور ﷺ جب تک زندہ تھے، صحابہؓ کے لئے چلتے پھرتے زندہ نمونہ اور راہنما تھے۔ اگر صحابہ کو کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو اس کی آنحضورؐ سے وضاحت کروا لیتے تھے۔ جب آنحضور ﷺ کا وصال قریب تھا تو صحابہؓ کو یہی فکر کھائے جا رہی تھی کہ بعد میں ان کا کیا بنے گا؟ آپؐ نے یہ محسوس کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہیں فکر کی کوئی ضرورت نہیں "تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِهِمَا. کِتَابَ اللّٰہِ وَ سُنَّتَ رَسُوْلِهٖ"۔

حضرت عائشہؓ سے جب آنحضورؐ کی وفات کے بعد آپ کے اخلاق کے بارہ میں پوچھا گیا تو آپ کو جواب دینے میں ذرا تامل نہ ہوا اور فوراً جواب دیا "کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰن"، کہ اگر تم چاہتے ہو کہ آنحضورؐ کے اخلاق اور آپ کی زندگی کا مطالعہ کرو تو قرآن کریم کا مطالعہ کرلو۔ اور اگر قرآن کریم کا مطالعہ کرنا چاہتے ہو تو آنحضورؐ کی زندگی کا مطالعہ کرلو۔ ان دونوں میں ہر لحاظ سے مطابقت تھی۔

ان مندرجہ بالا امور سے قرآن کریم کی اہمیت واضح ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ قرآن کریم کی خدمت کرے۔

مسیح موعودؑ اور قرآن کریم:

آنحضرت ﷺ نے نصیحت تو یہی فرمائی تھی کہ اللہ کی کتاب یعنی قرآن کو اور اس کے رسول کی تعلیمات کو پکڑے رکھنا اور ان کی تعمیل کرنا۔ لیکن مقدر یہی تھا کہ مسلمانوں نے اسے بھول جانا تھا اور یہ عظیم خدمت مسیح موعود و امام مہدیؑ کے سپرد ہونی تھی۔ مسیح موعود و امام مہدیؑ اور قرآن کریم کا بہت گہرا تعلق ہے۔ آنحضورؐ نے آخری زمانہ کے مسلمانوں کی حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرمایا تھا کہ:

"یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُهٗ وَلَایَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ ......"۔

(مشکوٰۃ کتاب العلم و فروع کافی کتاب الروضۃ جلد ۳ صفحہ ۱۴۴)

اس میں آنحضورؐ نے دو فتنوں سے آگاہ فرمایا ہے۔ ایک یہ کہ مسلمان محض نام کے رہ جائیں گے۔ اسلامی تعلیمات پر ان کا عمل نہیں ہوگا۔ اس کے تدارک کے لئے فرمایا "اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰی رَاْسِ کُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَهَا دِیْنَهَا"۔ لیکن اس کے لئے بھی فرمایا کہ اس کا حتمی علاج امام مہدی اور مسیح موعود کے ساتھ ہی منسلک ہے کیونکہ وہ حَکَم اور عَدَل ہوگا اور اسلام کی تعلیمات کی اصل کو واضح فرمائے گا۔

اس حدیث میں دوسرے فتنہ کے متعلق آنحضرتؐ نے فرمایا کہ وہ قرآن کریم کے متعلق ہوگا کہ مسلمان بظاہر قرآن کی تلاوت کیا کریں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ اس کے مطلب سے ناآشنا ہونگے۔ سمجھتے ہی نہیں ہونگے کہ کیا پڑھ رہے ہیں۔ اس فتنہ کا علاج بھی امام مہدی و مسیح موعودؑ کے ساتھ متعلق فرما دیا گیا ہے یعنی قرآن کریم کے معارف اور اس کی اعلیٰ شان کو وہ دنیا پر ظاہر فرمائے گا۔ اسی کے متعلق آنحضورؐ نے فرمایا تھا کہ امام مہدی کا ظہور ہوگا تو یفیضُ المَال وہ مال و دولت کو لٹائے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ قرآن کریم کی آیت ﴿فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوا هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ﴾ کا ترجمہ کرتے ہوئے ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں:

"یہ قرآن ایک بیش قیمت مال ہے۔ سو اس کو تم خوشی سے قبول کرو۔ یہ ان مالوں سے اچھا ہے جو تم جمع کرتے ہو۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ علم و حکمت کی مانند کوئی مال نہیں۔ یہ وہی مال ہے جس کی نسبت پیشگوئی کے طور پر لکھا تھا کہ مسیح دنیا میں آکر اس مال کو اس قدر تقسیم کرے گا کہ لوگ لیتے لیتے تھک جائیں گے"۔

قرآن کریم کی حقیقی معرفت مسیح موعود و امام مہدی کے لئے مخصوص تھی اور جیسا کہ مَیں نے عرض کیا ہے یہ عظیم خدمت مسیح موعود اور آپ کی جماعت ہی کو انجام دینی تھی اور دراصل اسی کے متعلق مجھے آج چند امور آپ کے سامنے پیش کرنے ہیں کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام جن کا دعویٰ ہے اور خدا تعالیٰ بے شمار نشانات آپ کی تائید میں فرما کر آپ کی سچائی پر مہر ثبت فرما چکا ہے کہ آپؑ اور آپ کی جماعت قرآن کریم کے لئے کیا خدمات بجا لا رہی ہے۔ خدمات تو بے شمار ہیں لیکن اس مختصر وقت میں مَیں کوشش کروں گا کہ ان میں سے چند کا ذکر کر سکوں۔ وباللہ التوفیق

قرآن کریم کی خدمات

☆...... قرآن کریم کی سب سے بڑی خدمت جس کی توفیق حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو ملی وہ یہ ہے کہ آپؑ نے اعلان فرمایا کہ قرآن کریم کی کوئی آیت منسوخ نہیں ہے۔ اس وقت کے علماء قرآن کے مضامین کو نہ سمجھنے کے نتیجہ میں گیارہ سو تک آیات کو منسوخ خیال کرنے کا اعلان کر چکے تھے۔ اور جس نے سب سے کم تعداد بتائی وہ پانچ تھی۔ لیکن حضرت مسیح موعودؑ نے اعلان فرمایا کہ قرآن مجید بعینہٖ وہی ہے جو آنحضور ﷺ پر نازل ہوا تھا۔ اس کا کوئی نقطہ اور شوشہ بھی تبدیل نہیں ہوا اور نہ منسوخ ہوا۔ یہ اب بھی اسی طرح قابل عمل اور Binding ہے جیسے پہلے تھا اور اسی طرح قیامت تک رہے گا۔

اسی طرح آپ نے تحدی سے چیلنج فرمایا کہ اب صرف قرآن کی تعلیمات ہی قابل عمل ہیں اور اس کی خوبیوں کے مقابل کوئی دوسرا مذہب اپنی کتب میں سے ایسی خوبیاں نہیں دکھا سکتا۔

چنانچہ براہین احمدیہ میں حضورؑ فرماتے ہیں:

"ہمارا خداوند کریم کہ جو دلوں کے پوشیدہ بھیدوں کو خوب جانتا ہے اس بات پر گواہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایک ذرہ کا ہزارم حصہ بھی قرآن شریف کی تعلیم میں کچھ نقص نکال سکے یا بمقابلہ اس کے اپنی کسی کتاب کی ایک ذرہ بھر کوئی ایسی خوبی ثابت کر سکے کہ جو قرآنی تعلیم کے برخلاف ہو اور اس سے بہتر ہو تو ہم سزائے موت بھی قبول کرنے کو طیار ہیں"۔(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۹۸۔حاشیہ درحاشیہ نمبر ۲)

☆...... قرآن کریم کی ایک اور عظیم خدمت جس کی جماعت کو توفیق ملی ہے یہ ہے کہ پہلے مفسرین بعض آیات کی ایسی تفسیر کرتے تھے جس سے مختلف انبیاء پر اعتراضات وارد ہوتے تھے۔ مثلاً حضرت ابراہیمؑ کے متعلق لکھا گیا کہ آپؑ نے نعوذ باللہ جھوٹ بولے۔ حضرت یوسفؑ کے متعلق لکھا گیا کہ نعوذ باللہ آپ زلیخا کے عشق میں مبتلا ہو کر شیطان کے ورغلانے میں آگئے تھے۔ وغیرہ۔ لیکن مسیح موعودؑ اور آپؑ کے خلفاء نے دیگر آیات قرآن اور احادیث کی روشنی میں ایسی معرکۃ الآراء تفسیر فرمائی کہ کوئی اعتراض باقی نہ رہا۔

☆...... مسیح موعودؑ کے ذمہ اور پھر آپؑ کے خلفاء کے ذمہ دراصل سب سے بڑا کام ہی قرآن کریم کی تعلیمات کو متعارف کروانا اور پھیلانا لگایا گیا ہے۔ چنانچہ کثرت کے ساتھ باقاعدہ درس کی صورت میں قرآن کریم کے مطالب اور تفسیر بیان کرنے کا طریق مسیح موعودؑ کے زمانہ ہی میں شروع کیا گیا۔ جو آپؑ کی وفات کے بعد خلفاء کرام کے زمانہ میں بھی جاری رہ کر اب تک جاری ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی مختلف کتب میں جن آیات کی تفسیر بیان فرمائی وہ آٹھ جلدوں میں شائع ہو چکی ہے اور دراصل آپؑ کی ۸۰ سے زائد کتب اور ملفوظات سب کے سب قرآن مجید ہی کی تفسیر پر مبنی ہیں۔

آپؑ کی زندگی میں اور پھر آپؑ کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ درس قرآن دیتے رہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کا بھی یہی دستور رہا۔ آپ کی تفسیر صغیر اور تفسیر کبیر کی دس جلدیں اپنی نوعیت کی انوکھی اور الٰہی تائید سے بیان فرمودہ تفسیر کے طور پر غیروں سے بھی سکہ منوا چکی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے قرآن کریم کی کثرت سے اشاعت کی سکیم جاری فرما کر دنیا میں قرآن کریم کی کثرت سے اشاعت فرمائی۔ انگریزی اور اردو ترجمہ قرآن کی لاکھوں کی تعداد میں اشاعت کروانے کے علاوہ آپؒ نے تعلیم القرآن کلاس کا اجراء فرمایا تا کہ اس کلاس سے تعلیم حاصل کر کے یہ طلباء واپس جا کر اپنی اپنی جماعت کے احباب کو نیز غیروں کو قرآن کریم کے نور سے منور کریں۔ علاوہ ازیں آپ نے ہر احمدی کے لئے قرآن کریم کی تعلیم کو انتہائی ضروری قرار دیتے ہوئے اس کا علم حاصل کرنے کی تحریک فرمائی۔

موجودہ خلافت رابعہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خدمت قرآن کی ایسی زبردست تاریخ لکھی جا رہی ہے جس کی نظیر دنیا کے کسی خطہ اور کسی زمانہ میں نہیں ملتی۔ اس کا مختصر سا خلاصہ یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ایسا ملکہ عطا فرمایا ہے کہ آپ نے ہزاروں کی تعداد میں سوال و جواب کی مجالس منعقد کر کے قرآن کریم کی آیات کی ایسی زبردست تفسیر فرمائی ہے کہ جس سے سائنس اور مذہب میں کوئی تضاد نہیں رہ جاتا۔ اسی طرح نئی نئی ایجادات اور آئندہ زمانہ میں ہونے والی ایجادات کو بھی حضور نے قرآن کریم سے ثابت کر کے دکھایا ہے۔ اگر اس تمام تفسیر کو جمع کیا جائے تو بلا مبالغہ اس کی کئی جلدیں بنیں گی۔

رمضان المبارک میں حضور انور نے انگریزی اور اُردو میں درس قرآن کا سلسلہ جاری فرمایا جس سے ساری دنیا کے افراد مستفیض ہوتے ہیں۔

حضرت مسیح پاکؑ نے قرآن کریم اور اسلام کی صداقت اور برتری ثابت کرنے کے لئے براہین احمدیہ جیسی عظیم تصنیف فرمائی تھی۔ اب حضرت

خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف مذاہب کو مدنظر رکھتے ہوئے اور مختلف فلسفوں اور سائنسی ایجادات کو پیش نظر رکھتے ہوئے قرآن کریم پر بنیاد رکھتے ہوئے اسلامی تعلیمات اور قرآن کی برتری ثابت کرنے کے لئے اپنی عظیم کتاب Revelation, Rationality, Knowledge & Truth کئی سال کی محنت سے تحریر فرمائی جو کثرت سے شائع کی گئی ہے۔ حضور نے خود فرمایا ہے کہ یہ دراصل حضور کی ساری زندگی کے علم کا نچوڑ اور خلاصہ ہے۔

قرآن کریم کی ایک زبردست خدمت جو جماعت احمدیہ کر رہی ہے وہ ایم ٹی اے کا آغاز ہے جو چوبیس گھنٹے صرف قرآن اور اسلامی تعلیمات پر مشتمل پروگرام پیش کرنے والا دنیا کا واحد چینل ہے۔ اور یہ خدمت بھی دراصل مسیح موعودؑ کی جماعت کے لئے ہی مقدر تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ۲۴ گھنٹے کی نشریات کے آغاز کے موقع پر یکم اپریل ۱۹۹۶ء کو اپنے خطاب میں ایم ٹی اے کا مقصد یہی بتایا تھا کہ اس کا اصل مقصد اشاعت قرآن اور اشاعت اسلام ہی ہے۔

اب آخر میں مَیں اس عظیم خدمت قرآن کا ذکر کرتا ہوں جس کے متعلق علماء کرام اور تمام مسلمانوں کا یہ رجحان تھا کہ قرآن کریم کا ترجمہ نہیں کرنا چاہئے۔ تراجم قرآن کے متعلق علماء کا فتویٰ یہی تھا کہ نہ کیا جائے۔ شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے جب ساڑھے گیارہ سو سال بعد ہندوستان میں فارسی میں ترجمہ کیا تو ان کے خلاف بھی فتوے دیئے گئے کہ یہ واجب القتل ہیں۔ لیکن مسیح موعودؑ اور خلفاء کرام نے اس خیال کو رد کیا اس لئے کہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے اور قرآن کریم سب دنیا کی اقوام کے لئے راہنما ہے اس لئے اگر لوگوں کو سمجھ ہی نہ آئے تو وہ ان تعلیمات پر عمل کیسے کر سکتے ہیں؟ پس جماعت نے اس عظیم خدمت کا بیڑا اٹھالیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کے موقع پر الٰہی تائید سے تحریک فرمائی اور ایک سو بیس زبانوں میں قرآن کریم کی منتخب آیات جو مختلف موضوعات پر اکٹھی کی گئی تھیں کا ترجمہ کروا کر کثرت سے اشاعت فرمائی۔

علاوہ ازیں خدا تعالیٰ کی تائید اور فضل سے **اب تک جماعت دنیا کی مختلف اہم ۵۴ زبانوں میں قرآن کریم کا مکمل ترجمہ شائع کرواچکی ہے۔** امسال دو مزید تراجم شائع ہوئے ہیں یعنی نیپالی اور سنڈانیز۔

نیپالی ترجمہ قرآن کے سلسلہ میں بہت سے احباب نے محنت کی ہے۔ محمد نسیم صاحب نگران نیپال کے علاوہ منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل اعلیٰ قادیان کی نگرانی میں انگریزی سے یہ ترجمہ ایک قابل پروفیسر صاحب سے کروایا گیا ہے۔ اس کی نظرثانی اور چیکنگ عطاء الرحمٰن خالد صاحب اور عبدالمومن راشد صاحب کرتے رہے ہیں۔ انگریزی اور عربی سے موازنہ کرنے کے لئے مولوی منیر احمد خادم صاحب اور مبشر احمد بٹ صاحب، مولوی عطاء الرحمٰن خالد صاحب کے ہمراہ نیپال گئے اور دن رات ایک کر کے محنت سے کام کیا۔ اسی طرح مبلغ انچارج مولوی کلیم خان صاحب کا انہیں بھرپور تعاون حاصل رہا۔ فجزھم اللہ احسن الجزاء۔

سنڈانیز جو انڈونیشیا میں انڈونیشین کے بعد بڑی زبان ہے میں ترجمہ قرآن کے لئے باقاعدہ کمیٹی آر انور احمد صاحب کی زیر نگرانی بڑی محنت سے کام کرتی ہے۔ اس سے قبل دس، دس پاروں کا ترجمہ کر کے دو جلدوں میں شائع کر چکے تھے۔ اب آخری دس پاروں کا ترجمہ تیسری جلد کے طور پر شائع کیا گیا ہے۔ اسی طرح اب خدا تعالیٰ کے فضل سے سنڈانیز (Sundanese) میں تفسیری نوٹس کا ترجمہ بھی شروع کر دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ مترجمین اور معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنے فضلوں کا وارث بنائے رکھے، آمین۔

اب تک جن زبانوں میں ترجمہ جماعت شائع کرواچکی ہے ان کے نام حسب ذیل ہیں:

البانین، آسامی، بنگالی، بلغارین، چینی، چیک، ڈینش، ڈچ، انگریزی (ترجمہ: حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ، ملک غلام فرید صاحب کے ایڈٹ شدہ نوٹس اور پانچ جلدوں والی تفسیر)، اسپرانٹو، فیجین، فرانسیسی، جرمن، یونانی، گجراتی، گورمکھی، ہاؤسا، ہندی، اگبو، انڈونیشین، اٹالین، جاپانی، کشمیری، کینکویو، کورین، لوگانڈا، Malay، ملیالم، منی پوری، مراٹھی، مینڈے، نیپالی، نارویجین، اُڑیہ، پشتو، فارسی، پولش، پرتگالی، پنجابی، روسی، سرائیکی، سندھی، سپینش، سنڈانیز، سواحیلی، سویڈش، ٹیگالوگ، تامل، تلگو، ترکی، طوالو، اردو (علاوہ ازیں تفسیر صغیر اور تفسیر کبیر)، ویٹنامی اور یوروبا۔

ان کے علاوہ تھائی زبان میں پہلے دس پاروں کا ترجمہ شائع ہوچکا ہے۔

علاوہ ازیں **حسب ذیل ۲۳ زبانوں میں ترجمہ مکمل ہو چکا ہے جن کو چیک کیا جارہا ہے:۔**

افریکان (جنوبی افریقہ)، باؤلے (آئیوری کوسٹ)، بیتے (آئیوری کوسٹ)، برمی (میانمار)، کتلان (سپین)، کریول (ماریشس)، فُولا (دی گیمبیا)، ہنگیرین (ہنگری)، جُولا (آئیوری کوسٹ)، کنڑی (انڈیا)، کیجالوؤ (کینیا)، کیکامبا (کینیا)، کیکونگو (کانگو)، کیریباتی (فجی)، لیتھوینین (لیتھونیا)، مالاگاسی (ماریشس)، منڈینکا (دی گیمبیا)، سنہالا (سری لنکا)، ازبک (ازبکستان)، والے (غانا)، وولوف (دی گیمبیا)، خوسا (جنوبی افریقہ)، یاؤ (تنزانیہ)۔

علاوہ ازیں سنڈانیز اور انڈونیشین میں تفسیری نوٹس کے بعض حصوں کا ترجمہ ہوچکا ہے۔

اسی طرح مزید ۱۳ زبانوں میں ترجمہ کروایا جارہا ہے جو درج ذیل ہیں:

Asante Twi, Creole, Dagbani, Dogri, Etsako, Fante, Hebrew, Javanese, Kazakh, Khmer,Lingala, Moore, Samoan.

حضور ایدہ اللہ نے ۲۰۰۳ء تک زیادہ سے زیادہ تراجم مکمل کرنے اور شائع کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ حضور کی اس خواہش کو جلد پورا کرنے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

ہمیں بعض زبانوں کے مترجمین کی ضرورت ہے جو اردو یا انگریزی سے ترجمہ کر سکتے ہوں۔ بالخصوص خمیر (کمبوڈیا)، قرغز (قرغستان)، رومانین، سرانن، Finnish، Kurdish (فن لینڈ)، منگولین، Macedonian، Latvian، Chewa (ملاوی)، پاپوا (پاپوا نیو گنی) اور Maltese (مالٹا) وغیرہ۔ اگر آپ کو علم ہو آپ سے درخواست ہے کہ اس سلسلہ میں ہماری مدد اور رہنمائی فرمائیں۔

ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے اور اس امر کو مضبوطی سے پکڑ لینا چاہئے کہ ہماری اصل کامیابی صرف اور صرف قرآن کریم سے وابستہ کر دی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"تم قرآن کو تدبّر سے پڑھو اور اس سے بہت پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کہ کلام اللہ کی محبت جنت میں لے جاتی ہے اور ڈھال کی طرح بچانے والی ہوتی ہے"۔ (کشتی نوح)

ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اس وقت ہماری شیطان کے ساتھ آخری جنگ ہو رہی ہے اور اس کے مقابلہ کے لئے مسیح موعودؑ نے ایک جماعت تیار کی ہے جس میں ہم سب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے شامل ہیں۔ جو بھی اس میں شامل ہوگا شیطان لازماً اس پر حملہ کرے گا۔ ہم جو اس میدان میں کودے ہیں ہمارے پاس تیز دھار تلوار کا ہونا ضروری ہے۔ وہ تیز دھار تلوار کیا ہے؟ یاد رکھو کہ وہ قرآن ہے۔ حضرت مسیح پاکؑ کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی خاص معرفت اور علم عطا فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہر نبی نے کوئی نہ کوئی حربہ چلایا ہے۔ مجھے قرآن کریم کا حربہ ملا ہے۔ پھر فرماتے ہیں: "ہماری جماعت کو چاہئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں...... اس وقت قرآن کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے۔ اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی"۔

(الحکم ۱۷/ اکتوبر ۱۹۰۰ء)

پس اے امام وقت کے درخت وجود کی سرسبز شاخو! آج دنیا ہزاروں قسم کی ظلمتوں اور تاریکیوں میں ڈوبی ہوئی ہے۔ تم نے، ہاں تم نے ان تاریکیوں اور ظلمتوں کو نور میں بدلنا ہے۔ قرآن کا آسمانی اور نورانی حربہ ہاتھ میں لو اور ان تاریکیوں کو روشنیوں میں بدل کے رکھ دو۔ خدا ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆......☆......☆......☆

میری گزارشات کا دوسرا حصہ بھی دراصل قرآن کریم کے ساتھ ہی ملا ہوا ہے۔ یعنی مختلف زبانوں میں کتب اور لٹریچر کی تیاری۔ یہ اس لئے کہ مسیح پاکؑ کی کتب اور تحریرات دراصل قرآن کریم کی آیات کی تفسیر پر ہی مشتمل ہیں۔ تراجم کا کام انتہائی مشکل اور صبر آزما ہے۔ بہت سے مراحل طے کرنے پڑتے ہیں اور مسلسل مترجمین سے رابطہ رکھنا ہوتا ہے۔

اسلامی اصول کی فلاسفی کے تراجم

دوران سال "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے دو مزید تراجم بوسنین (جرمنی جماعت کے زیر اہتمام) اور اُزبک (قازقستان میں سید حسن طاہر بخاری صاحب اور خواجہ مظفر احمد صاحب کی زیر نگرانی) شائع کروائے گئے ہیں۔ اس طرح اسلامی اصول کی فلاسفی اب تک ۴۹ زبانوں میں طبع ہوچکی ہے

گزشتہ سال تک مطبوعہ تراجم: ۴۷

دوران سال مطبوعہ تراجم: ۲

کل تعداد مطبوعہ تراجم: ۴۹۔

ان زبانوں کے نام درج ذیل ہیں:

البانین، عربی، آسامی، اشانٹی، بنگالی، بوسنین، بلغارین، برمی، چینی، ڈینش، ڈچ، انگریزی، اسپرانٹو، Fijian، فرانسیسی، جرمن، یونانی، گجراتی (غیر مسلموں کے لئے)، گجراتی (مسلمانوں کے لئے)، گورمکھی، ہاؤسا، عبرانی، ہندی، انڈونیشین، اٹالین، جاپانی، کنڑی، کیری باتی، کورین، لوگنڈا، ملیالم، منی پوری، مراٹھی، نیپالی، نارویجین، فارسی، پولش، پرتگیزی، روسی، سواحیلی، سپینش، سویڈش، تامل، تلگو، تھائی، ترکی، ازبک، والے، یوروبا، ییدیش۔

جبکہ ۵ مزید زبانوں میں تراجم کروائے جا رہے ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

افریکان، چیک، قازق، اڑیہ اور خوسا۔

☆......☆......☆......☆

دوران سال ۳۵ مختلف زبانوں میں ۱۳۷ کتب و فولڈرز تیار کروائے گئے ہیں جبکہ ۱۵ مختلف زبانوں میں ۷۶ کتب / فولڈرز کے تراجم پر کام ہو رہا ہے۔

چونکہ انگریزی اور اردو کتب کے متعلق کثرت سے مطالبات آتے رہتے ہیں اور شکایت بھی رہتی ہے اس لئے ان زبانوں میں کتب و تراجم کی قدرے تفصیل آپ کی اطلاع اور تسلی کے لئے عرض کئے دیتا ہوں:

انگریزی تراجم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل نو (۹) کتب کے تراجم انگریزی میں تیار کروائے گئے ہیں اور نظرثانی کے مختلف مراحل میں ہیں:

☆...... مسیح ہندوستان میں۔ (انگریزی ترجمہ از سرنو چیک کروا کے درستیاں کروائی گئی ہیں۔ ابھی مزید کام ہو رہا ہے۔ آخر پر ضمیمہ کے طور پر اصل کتب سے حوالہ جات بھی دیئے گئے ہیں۔ جن سے حضرت مسیح موعودؑ کے بیانات کی تائید ہوتی ہے)۔

☆...... توضیح مرام۔ (ترجمہ چوہدری محمد علی صاحب نے مکمل کرلیا ہے۔ کمپوز ہوچکا ہے۔ آخری نوک پلک درست ہونے والی ہے)۔

☆...... کشتیٔ نوح۔ (ترجمہ مکرم چوہدری عزیز احمد

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی کے ہاتھ سے قتل نہ کیا جانا ایک بڑا بھاری معجزہ ہے اور قرآن شریف کی صداقت کی دلیل ہے

دشمنوں کے شرّ سے آنحضرت ﷺ کی معجزانہ حفاظت کے ایمان افروز واقعات کا بیان

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۲۱ر ستمبر ۲۰۰۱ء بمطابق ۲۱ر تبوک ۱۳۸۰ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿يَآ اَيُّهَاالرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ. وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ. وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ. اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكَافِرِيْنَ﴾ (سورة المائده: ٦٨)

اے رسول! اچھی طرح پہنچادے جو تیرے ربّ کی طرف سے تیری طرف اتارا گیا ہے۔ اور اگر تُو نے ایسا نہ کیا تو گویا تُو نے اس کے پیغام کو نہیں پہنچایا۔ اور اللہ تجھے لوگوں سے بچائے گا۔ یقیناً اللہ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

اس آیت کریمہ میں آنحضرت ﷺ سے جو عصمت کا وعدہ ہے یہ ظاہری وعدہ بھی ہے اور روحانی وعدہ بھی ہے۔ ظاہری معنی عصمت کا تو ہے جسم کو ہر قسم کے خطرات سے محفوظ کرنا اور غیر معمولی حالات میں معجزانہ طور پر حفاظت فرمانا۔ اور دوسرا معنی ہے عصمتِ معنوی یعنی نہایت ناپاک الزام جو دشمن تجھ پر لگاتے ہیں اللہ تعالیٰ تجھے ان سے بری الذمہ ثابت فرمادے گا۔

آیت کے نزول کا زمانہ خاص توجہ کے قابل ہے۔ ابن جریر، ابن کثیر، در منثور اور بحر المحیط میں لکھا ہے کہ آیت ﴿وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ مکہ کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی تھی اور اسی آیت کے متعلق یہ بھی دوسرے مفسرین نے بیان کیا ہے کہ یہ مدینہ میں نازل ہوئی تھی۔ تو اس صورت میں ان دونوں چیزوں میں کیسے اطباق ہوگا۔ روح المعانی میں جو بیان کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ پہلے یہ آیت مکہ میں نازل ہوئی تھی اور پھر مدینہ میں دوبارہ نازل ہوئی تھی۔ اور مکہ میں پہلے نازل ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ زیادہ خطرہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو مکی دور میں ہی تھا۔ پس مکّی دور میں اگر حفاظت کا وعدہ نہ ہوتا تو حضور اکرمؐ کے دل کو کیسے قرار ملتا۔ پس ضروری تھا کہ یہ آیت مکہ میں ضرور نازل ہوئی ہو اور ابن کثیر کی یہ رائے بالکل درست اور زیادہ قابل قبول ہے کہ مکہ میں نازل ہوئی ہے اور مدینہ میں پھر نازل ہوئی ہے۔ مدینہ میں جنگ بدر کے بعد جو خطرات در پیش ہوئے ہیں اُحد وغیرہ کے وہ سارے متقاضی ہیں کہ دوبارہ حفاظت کے وعدہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دل کو تسلی مل جائے۔

اس ضمن میں ابن عباس کی ایک حدیث ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب مجھے اپنی رسالت کے ساتھ مبعوث فرمایا گیا تو اس کی وجہ سے میرا دل گھبرایا اور مَیں نے سمجھ لیا کہ لوگوں کا ایک طبقہ مجھے جھٹلادے گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اس کے بعد انہوں نے فرمایا کہ ابو طالب ہر روز آنحضرت ﷺ کے ساتھ بنی ہاشم کے کچھ لوگ حفاظت کے لئے بھجوایا کرتے تھے۔ آپ بنوہاشم سے تعلق رکھتے تھے اس لئے آپ کو اپنے قبیلہ پر زیادہ اعتماد تھا اور دشمن قبیلوں کے متعلق خطرہ تھا کہ وہ کسی وقت بھی حملہ کر سکتے ہیں۔ لیکن جب آیت ﴿وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "يَآ عَمَّاهُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَصَمَنِى مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فَلَا اَحْتَاجُ مَنْ يَّحْرُسُنِىْ" یعنی اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ مکہ ہی میں آیت نازل ہو چکی تھی اور اس کے نتیجہ میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے خود حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔ پس اب میرے ساتھ کسی محافظ کو نہ بھیجا کریں۔

دوسرا نزول سن دو ہجری کا ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شادی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہو چکی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو نیند نہیں آرہی تھی۔ حضور نے فرمایا کاش میرے صحابہ میں سے کوئی صالح نوجوان آج رات پہرہ دے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اسی اثناء میں ہم نے ہتھیاروں کی جھنکار سنی۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا کون ہے۔ تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ حضور مَیں ہوں۔ آنحضور ﷺ نے پوچھا تم کیوں آئے ہو۔ انہوں نے عرض کی کہ حضور! میرے دل میں حضور کے بارہ میں کچھ خوف پیدا ہوا تھا اس لئے مَیں حضور کے پہرہ کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے آپ کو دعا دی اور پھر سوگئے۔

ایک اور روایت میں ہے پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ تو گویا کہ یہ دو دفعہ نازل ہوئی۔ ایک دفعہ مکہ میں ہو چکی تھی ایک مدینہ میں۔ آپ نے سر خیمہ سے باہر نکالا اور فرمایا آپ چلے جائیں فقد عَصَمَنِىَ اللّٰهُ۔ اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت کا ذمہ لے لیا ہے۔ اور اگر یہ دوبارہ نزول کا ۲ر ہجری کا ہی واقعہ ہے تو اس کے بعد تمام غزوات جتنے بھی بڑے خوفناک غزوات تھے جو نہایت ہی خطرناک مواقع لے کے آئے تھے وہ سارے اس دوسرے نزول کے بعد کے واقعات ہیں۔ پس وہ لوگ جو اسے مدنی قرار دیتے ہیں ان کو بھی سمجھ لینا چاہئے کہ مدنی ہونے کے باوجود تمام خطرات تو اس آیت کے نزول کے بعد ہوئے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے ہر قسم کی بدنی اور معنوی حفاظت کا وعدہ فرمایا گیا تھا۔

اب ایک حدیث میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ لوگ پیاس کی شدت کی وجہ سے حضور سے آگے نکل گئے۔ پیاس کی شدت کی وجہ سے آگے نکلے، سوال یہ ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی وجہ سے پانی کی تلاش میں آگے نکلے تھے ورنہ یہ کوئی معنے نہیں کہ پیاس کی شدت کی وجہ سے آگے نکل گئے۔ حضرت ابو قتادہ فرماتے ہیں کہ مَیں حضورؐ کی حفاظت کی غرض سے اس رات حضور کے ساتھ رہا۔ اس پر حضورؐ نے مجھے دعا دی اور فرمایا اللہ تمہاری حفاظت کرے جس طرح تم نے اس کے نبی کی حفاظت کی ہے۔

(ابوداؤد كتاب الادب باب الرجل يقول للرجل حفظك الله)

ایک روایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی حفاظت کی جاتی تھی۔ مگر جب آیت ﴿وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاس﴾ نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے اپنا سر خیمہ سے باہر نکالا اور فرمایا: اے لوگو! چلے جاؤ کیونکہ خدا تعالیٰ نے میری حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔

(ترمذى. كتاب التفسير)

اس ضمن میں ایک حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ مکہ کے اسّی آدمی تنعیم نامی پہاڑ سے اُتر کر حضورؐ اور آپؐ کے صحابہؓ پر اچانک حملہ کرنے کے لئے آئے لیکن سب کے سب پکڑے گئے مگر حضور ﷺ نے سب کو بخش دیا۔

اب یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا عفوِ مجسم ہے کہ قتل کی نیت سے آئے تھے اور اچانک حملہ آور ہوئے تھے اور اس کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ان کی جان بخشی فرمائی۔ کہتے ہیں کہ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے مکہ کی وادی میں

دشمنوں کے ہاتھ کو تم سے روک دیا اور تمہارے ہاتھ کو ان سے روک دیا بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو ان پر کامیابی بخشی تھی۔(صحیح مسلم، کتاب الجہاد)

ایک روایت میں ابو جہل کے ارادۂ قتل کا ذکر ملتا ہے۔ ابو جہل نے قریش کو کہا کہ محمد (ﷺ) ہمارے دین کے عیب نکالتا ہے، ہمارے آباء اور ہمارے بتوں کو گالیاں دیتا ہے اور مَیں خدا سے عہد کرتا ہوں کہ مَیں کل ضرور ایک پتھر کے ساتھ جس کو مَیں اٹھانے کی طاقت رکھتا ہوں محمد (ﷺ) کا سر اس وقت جب وہ سجدہ میں ہوں گے، کچل دوں گا۔ پس تم اس وقت میری حفاظت کرنا۔ اس کے بعد بنو عبد مناف جو چاہیں کرلیں۔ اس پر مشرکین نے کہا تُو جو چاہے کر، ہم تیری حفاظت نہیں کر سکیں گے۔ اگلی صبح ابو جہل نے جیسا پتھر کہا تھا ویسا پتھر لیا، پھر آنحضرت ﷺ کی انتظار کرنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے آئے تو نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ قریش دُور بیٹھے دیکھ رہے تھے کہ ابو جہل کیا کرتا ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے سجدہ کیا تو ابو جہل نے پتھر اٹھایا اور آپ کی طرف چل دیا یہاں تک کہ جب وہ آپ کے قریب ہوا۔ تو وہ شکست خوردہ، ڈرا ہوا، ایسی حالت میں واپس آیا کہ اس کا رنگ اُڑا ہوا تھا۔ اور اس کے ہاتھ پتھر کے ساتھ شَل ہو چکے تھے۔ اور اس کی یہ کیفیت اس وقت تک رہی جب تک کہ اُس نے اُس پتھر کو پھینک نہ دیا۔ قریش مکہ اس کی طرف لپکے اور پوچھا: اے ابو الحکم! تمہیں کیا ہوا ہے۔ اس پر اس نے کہا کہ مَیں وہ کام کر گزرنے کے لئے جس کا تم سے ذکر کیا تھا، کھڑا ہوا اور جب مَیں اُس کے پاس پہنچا تو میری راہ میں ایک اونٹ حائل ہو گیا۔ بخدا مَیں نے اس اونٹ جیسا کسی اونٹ کا نہ سر دیکھا ہے نہ گردن اور نہ ایسی کچلیاں۔ چنانچہ مجھے خوف پیدا ہوا کہ وہ مجھے کھا لے گا۔(تلخیص از سیرت ابن ہشام۔ جلد اوّل)

سفر ہجرت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی حفاظت۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آیت ﴿وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ﴾ کے تعلق میں بیان کرتے ہیں کہ ایک رات قریش مکہ نے باہم مشورہ کیا کہ صبح ہوتے ہی نبی کریم ﷺ کو گرفتار کرلیں گے اور بعض نے مشورہ دیا کہ قتل کردیں، بعض نے کہا کہ مکہ سے نکال دیں مگر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو اس بات سے آگاہ فرمادیا۔ تب اس رات حضرت علیؓ آپؐ کے بستر پر سوئے اور نبی کریم ﷺ وہاں سے روانہ ہو کر غار تک پہنچ گئے اور مشرکین ساری رات حضرت علیؓ کو نبی کریم ﷺ سمجھ کر اُن کی نگرانی کرتے رہے اور صبح ہوتے ہی اُن پر حملہ کرنے کی ٹھان لی۔ مگر جب وہاں حضرت علیؓ کو پایا تو انہیں معلوم ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی تدبیر کو ناکام کر دیا ہے۔ اور کہنے لگے: تمہارا ساتھی کہاں ہے؟۔ حضرت علیؓ نے جواب دیا: مجھے معلوم نہیں۔ اس پر انہوں نے حضور ﷺ کا کھوج نکالنا شروع کیا اور جب پہاڑ تک پہنچے تو پاؤں کے نشانات ملنے ختم ہو گئے۔ پہاڑ تک پہنچنے سے مراد یہ ہے کہ اس پہاڑ پر آنحضرت ﷺ کے قدموں کے نشان اس سے آگے نہیں گئے، وہیں رک گئے اس لئے کھوجی نے کہا کہ لازماً آنحضرت ﷺ اسی پہاڑ پر ہیں۔ چنانچہ وہ پہاڑ پر چڑھے یہاں تک کہ غار کے قریب سے گزرے اور غار کے منہ پر مکڑی کا جالا دیکھا تو کہنے لگے: اگر آپؐ اس میں داخل ہوتے تو اس کے منہ پر مکڑی کا جالا نہ ہوتا۔ چنانچہ آپؐ اس غار میں تین دن تک رہے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ مسند بنی هاشم)

یعنی دشمن یہاں سے ناکام ہو کے واپس چلا گیا لیکن آنحضرت ﷺ اس غار میں ہی رہے تاکہ تین دن کے بعد پھر وہاں سے روانہ ہوں۔ اس ضمن میں بعض دوسرے ایسے لوگ تھے جن کا خیال تھا کہ رسول اللہ ﷺ اسی غار میں چھپے ہوئے ہیں اور بہرحال نکل کر مدینہ کی طرف جائیں گے۔ تو انہوں نے اپنے طور پر تعاقب کا ارادہ کیا ہوا تھا۔

ابو اسحاق سے روایت ہے کہ انہوں نے براء بن عازب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے باپ کے گھر آئے تو انہوں نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا کہ جس رات آپؓ نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ سفر کیا تھا، اُس کے کچھ واقعات بتائیے۔ آپؓ نے فرمایا: ہاں مَیں سناتا ہوں۔ ہم نے رات سے لے کر اگلے دن کی دوپہر تک سفر کیا۔ ہم نے ایک ویران راستہ اختیار کیا جس پر لوگ عام طور پر نہیں چلتے تھے۔ (دوپہر کے وقت) ہمیں ایک لمبی سی چٹان نظر آئی۔ آگے بڑھی ہوئی ہونے کی وجہ سے اُس کا سایہ تھا اور وہاں دھوپ نہیں آتی تھی۔ ہم وہاں اترے...... سورج ڈھلنے کے بعد ہم چل پڑے (تھوڑی ہی دُور گئے تھے کہ) سراقہ بن مالک نے ہمارا پیچھا کیا۔ مَیں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم تو پکڑے گئے۔ حضورؐ نے فرمایا: ڈرو نہیں اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ ایک دفعہ غار میں فرمایا تھا لَاتَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا اور دوسری دفعہ پھر۔ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی جان کے لئے نہیں ڈرے تھے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خاطر ڈر رہے تھے۔ ڈرو نہیں، اللہ ہمارے ساتھ ہے، پھر بھی اللہ ہمارے ساتھ ہی فرمایا، یعنی ہم دونوں کے ساتھ اللہ ہے۔ یہی ایک حدیث جو دونوں طرح برابر آئی ہے اس بات کی قطعی شہادت ہے کہ شیعوں کے سارے الزام حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق جھوٹے اور لغو ہیں ورنہ رسول اللہ ﷺ اَللّٰهُ مَعِيْ کہتے۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ نے کہا تھا ﴿اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ﴾ بجائے اس کے فرمایا ﴿اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا﴾۔ اللہ ہم دونوں کے ساتھ ہے یعنی ہمارے ساتھ ہے۔ پھر حضورؐ نے سراقہ کے خلاف بددعا کی جس کے نتیجہ میں اُس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ اس کا پیٹ تک زمین میں دھنسنا، یہ بھی غور طلب بات ہے۔ وہاں کوئی دلدل تو نہیں تھی کہ جس میں گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس جاتا لیکن گھوڑا گرا ہے، لیٹ گیا ہے اور پیچھے مڑ کر جب حضرت ابو بکرؓ نے دیکھا تو یہی محسوس ہوا کہ وہ زمین میں دھنس چکا ہے۔ بہرحال حضور نے سراقہ کے خلاف بددعا کی جس کے نتیجہ میں اس کا گھوڑا یوں معلوم ہوا ہے جیسے زمین میں دھنس گیا ہے۔ اس پر سراقہ نے کہا: مجھے یقین ہے کہ آپ نے مجھے بددعا دی ہے، اب میرے لئے دعا کیجئے۔ مَیں آپ دونوں کو اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ میری درخواست ردّ نہ کریں۔ اب اس نے یہاں دونوں کو مخاطب کر کے کہا ہے صرف رسول اللہ ﷺ کی دعا پہ شاید پورا اعتبار نہیں تھا حضرت ابو بکر کے متعلق بھی کہا کہ وہ بھی میرے لئے دعا کریں۔

تب حضرت ابو بکرؓ نے نہیں بلکہ آنحضرت ﷺ نے دعا کی۔ حضرت ابو بکرؓ اپنا مقام سمجھتے تھے اس لئے اس کے جواب میں خاموش رہے اور آنحضرت ﷺ کو موقع دیا کہ آپؐ اس کے لئے دعا کریں۔ سراقہ کی مصیبت ٹل گئی۔ اس کے بعد سراقہ جسے بھی ملتا اسے کہتا ادھر کچھ نہیں ہے، جو کوئی بھی اس سے ملتا اسے واپس لوٹا دیتا۔ حضرت ابو بکرؓ کہتے ہیں کہ اس طرح اس نے ہمارے ساتھ کیا ہوا عہد نبھایا۔(بخاری. کتاب المناقب)

اب سراقہ کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ جھوٹ اس نے بولا ہے۔ نعوذ باللہ من ذلک حضرت ابو بکر یا حضرت رسول اللہ ﷺ نے کوئی غلط بات نہیں کی۔ سراقہ تو غیر مسلم تھا اس نے جھوٹ بولا۔

ایک اور روایت میں ملتا ہے کہ سراقہ کو آنحضرت ﷺ نے فرمایا تیرا کیا حال ہوگا جب کسریٰ کے سونے کے کنگن تیرے ہاتھ میں ہونگے۔ اور اس وقت وہم و گمان بھی نہیں ہو سکتا تھا، اس قدر مجبوری کی حالت میں رسول اللہ ﷺ تن تنہا رستہ میں جا رہے ہیں، انتہائی خطرات میں، ایک ایسا وقت آنے والا ہے کہ کسریٰ کے کنگن سراقہ کے ہاتھ میں ہونگے اور ایسا ہی واقعہ ہوا پھر اور سراقہ اس وقت زندہ رہا جب تک کہ یہ حدیث پوری نہیں ہو گئی۔

ایک روایت میں ایک یہودیہ کے زہریلے گوشت کے متعلق روایت ملتی ہے۔ اب یاد رکھیں

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

MTA + DIGITAL CHANNELS skydigital

You can now watch MTA on 13°E and on Sky 28.2°E in UK and Europe.
We supply and install all makes, for fixed or motorised systems across UK and Europe.
Installation engineer's phone numbers as listed:

UK ENGINEER LIST		EUROPE ENGINEER LIST	
London:	0208 480 8836	France:	01 60 19 22 85
London:	07900 254520	Germany:	08 25 71 694
London:	07939 054424	Germany:	06 07 16 21 35
London:	07956 849391	Italy:	02 35 57 570
London:	07961 397839	Spain:	09 33 87 82 77
High Wycombe:	01494 447355	Holland:	02 91 73 94
Luton:	01582 484847	Norway:	06 79 06 835
Birmingham:	0121 771 0215	Denmark:	04 37 17 194
Manchester:	0161 224 6434	Sweden:	08 53 19 23 42
Sheffield:	0114 296 2966	Switzerland:	01 38 15 710
W.Yorkshire:	07971 532417		
Edingburgh:	0131 229 3536		
Glasgow:	0141 445 5586		

PRIME TV
B4U
SONY
BANGLA TV
ARY DIGITAL
ZEE TV

MAIL ORDER
SMS, Unit 1A Bridge Road
Camberley, Surrey. GU15 2QR. UK
Tel: 01276 20916 Fax: 01276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com
EXPORT

کہ یہ ساری روایات جتنی بھی ہیں یہ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ کے تابع بیان کی جارہی ہیں۔ اسی آیت کے نیچے آپ کی حفاظت کا وعدہ تھا اور مختلف وقت میں، مختلف خطرناک اوقات میں یہ وعدہ بڑی شان سے پورا ہوتا رہا۔ آنحضرت ﷺ صدقہ تو نہیں کھاتے تھے مگر تحفہ قبول فرمالیا کرتے تھے۔ غزوہ خیبر کے موقع پر ایک یہودی عورت نے زہر ملا کر ایک بھونی ہوئی بکری آنحضرت ﷺ کو بطور تحفہ بھجوائی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس میں سے کچھ کھالیا اور باقی صحابہ نے بھی اس میں سے کچھ کھالیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا: اس کھانے سے ہاتھ روک لو کیونکہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہ زہر آلودہ ہے۔ چنانچہ حضرت بشر بن البراء بن معرور انصاریؓ (کھانا کھانے سے) وفات پاگئے۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے اس یہودی عورت سے پچھوایا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ اُس نے جواب دیا: اگر آپ سچے نبی ہیں تو میرا یہ فعل آپؐ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور اگر آپؐ دنیاوی بادشاہ ہیں تو میں نے آپؐ سے لوگوں کو چھٹکارا دلانے کی خاطر یہ اقدام کیا ہے۔ (سنن ابو داؤد۔ کتاب الدیات)

اب آنحضرت ﷺ کی بخشش کا اس سے بھی اندازہ فرمائیے کہ آپ کو غلبہ ہو چکا تھا مدینہ میں لیکن اس یہودی عورت کو جس نے زہر دے کر آپ کو ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی آپ نے کوئی سزا نہ دلائی۔ مسند احمد بن حنبل میں ایک روایت یہ بھی ہے کہ جب یہودی عورت سے اس فعل کا سبب پوچھا گیا تو وہ بولی یہ میں نے اس لئے کیا ہے کہ اگر تو آپ خدا کے نبی ہیں تو خدا تعالیٰ آپ کو ضرور اس کی خبر کردے گا اور اگر نبی نہیں ہیں تو لوگوں کو آپ سے نجات مل جائے گی۔

اب جنگ حنین جو انتہائی خوفناک جنگ لڑی گئی ہے جس میں بہت ہی زبردست خطرات رسول اللہ ﷺ کو پیش آئے تھے وہ بھی ﴿وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ کی آیت کے نزول کے لازماً بعد ہوئی ہے خواہ اس کا آپ مکہ میں نازل ہونا سمجھیں یا مدینہ میں سمجھیں مگر اس میں تو شک ہی کوئی نہیں کہ جنگ حنین جنگ احد کی طرح اس آیت کے نزول کے بعد ہوئی ہے۔ ابو اسحاق بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت براء کے پاس آیا اور کہا: اے ابو عمارہ کیا تم جنگ حنین کے دن بھاگ کھڑے ہوئے تھے۔ تو حضرت براء نے کہا میں نبی اکرم ﷺ کے بارہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ہرگز نہیں بھاگے۔ اس نے پوچھا تھا ابو عمارہ سے کہ کیا تم بھاگے تھے تو اس نے آگے سے یہ جواب دیا ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے بارہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ ہرگز نہیں بھاگے، بلکہ بات یہ ہوئی کہ چند جوشیلے نوجوان بغیر کسی اسلحہ کے ہوازن قبیلہ کی طرف چل نکلے۔

اب یہاں روایات مختلف ہیں اور مشتبہ ہیں۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ بغیر ہتھیاروں کے قبیلہ کی طرف چل پڑے ہوں۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ بھگدڑ مچی ہے بہت زبردست تیر انداز تھے مقابل والے۔ اور ان کے تیروں سے گھبرا کر سواریاں الٹی ہیں اور یہاں تک آتا ہے کہ بعض دفعہ سواریوں کے بگٹٹ واپس بھاگنے کے نتیجہ میں کچھ لوگ نیچے کچلے بھی گئے اور وہ سواریاں ان کے قابو نہیں آرہی تھیں۔ اس حالت میں یہ حدیث ہے کہ آنحضرت ﷺ وہاں کھڑے تھے اور بڑے جوش کے ساتھ آپ یہ شعر پڑھ رہے تھے کہ

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ   أَنَا ابْنُ عَبْدُ الْمُطَّلِبْ

کہ میں نبی ہوں اور بحیثیت نبی ہونے کے جھوٹ نہیں بولتا۔ اور اس وقت آپ کا زور سے یہ کہنا کہ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ یہ بات بھی ظاہر کرتا ہے کہ آپ نے باقی صحابہ کے بدلہ اپنی طرف توجہ مبذول کروادی۔ کیونکہ دشمن کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے ہی دشمنی تھی نہ کہ دیگر صحابہ سے۔ اگر تھی تو آپ کی وساطت سے تھی۔ تو ساری توجہ ان سے ہٹا کر اپنی طرف کردی کہ جس نے مارنا ہے یا کوئی قتل کی کوشش کرنی ہے تو میری طرف آئے۔

اس وقت ابوسفیان آپ کی خچر کی لگام پکڑ کر آگے آگے چل رہے تھے۔ آپ خچر سے نیچے اترے اور دعا کی اور لوگوں کو مدد کے لئے بلایا۔ ساتھ ساتھ آپ یہی کہتے جاتے:

أنا النبي لا كذب   أنا ابن عبدالمطلب

میں نبی ہوں اور اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ اَللّٰهُمَّ نَزِّلْ نَصْرَكَ دعا کی کہ اے اللہ تعالیٰ اب اپنی نصر اتار، اپنی مدد اتار، اے اللہ تو اپنی نصرت نازل فرما۔ حضرت براء کہتے ہیں کہ جب جنگ شدت اختیار کرجاتی تو ہم آنحضرت ﷺ کے جلو میں پناہ لیا کرتے تھے۔

(بخاری۔ کتاب الجهاد والسیر)

اب دیکھئے رسول اللہ ﷺ دوسروں کو پناہ دیا کرتے تھے اس وقت آپ سے پیچھے ہونا محفوظ ہونے کی علامت تھا۔ آنحضرت ﷺ پر جو حملہ تھا اس کی تو اللہ تعالیٰ نے حفاظت کا وعدہ کیا ہوا تھا اور آپؐ کے جلو میں جو صحابہ تھے وہ سارے محفوظ رہتے تھے۔ کہتے ہیں اور ہم میں سے بہادر وہ سمجھا جاتا تھا جو دوران جنگ آنحضرت ﷺ کے بالکل قریب ہوتا تھا کیونکہ سب سے گھمسان کی جنگ وہیں ہوتی تھی جہاں آنحضرت ﷺ کا وجود تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی حفاظت کے وعدہ کے تعلق میں اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں:

"ایک دفعہ کا ذکر ہے جبکہ میں سیالکوٹ میں تھا تو ایک دن بارش ہو رہی تھی۔ جس کمرہ کے اندر میں بیٹھا ہوا تھا اُس میں بجلی آئی، سارا کمرہ دھوئیں کی طرح بھر گیا اور گندھک کی سی بُو آتی تھی لیکن ہمیں کچھ ضرر نہ پہنچا"۔ وہ بجلی پڑی ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؑ کے صحابہ کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکی۔ عین "اُسی وقت وہ بجلی ایک مندر پر گری جو کہ تیجا سنگھ کا مندر تھا اور اُس میں ہندوؤں کی رسم کے مطابق طواف کے واسطے پیچ در پیچ اردگرد دیوار بنی ہوئی تھی اور وہ اندر بیٹھا ہوا تھا۔ بجلی ان تمام چکروں میں سے ہو کر اندر جا کر اُس پر گری اور وہ جل کر کوئلہ کی طرح سیاہ ہو گیا۔ دیکھو وہی بجلی کی آگ تھی جس نے اُس کو جلا دیا مگر ہم کو کچھ ضرر نہیں دے سکی کیونکہ خدا تعالیٰ نے ہماری حفاظت کی"۔ (الحکم ۱۰/جون ۱۹۰۷ء)

اسی حفاظت کے تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بعض اور واقعات بھی بیان کرتے ہیں:

"ایک دفعہ ایک بچھو میرے بستر کے اندر لحاف کے اندر چلتا ہوا پکڑا گیا اور دوسری دفعہ لحاف کے ساتھ مرا ہوا پایا گیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اُس کے ضرر سے محفوظ رکھا۔

(الحکم ۱۰/جون ۱۹۰۷ء)

اس ضمن میں میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کی سنت تھی کہ بستر کو اوپر کا کپڑا اتار کر اچھی طرح دیکھ لیا کرتے تھے اور اسی دیکھنے کے نتیجہ میں ابھی بھی بہت سے خطرات سے انسان بچ سکتا ہے۔ چنانچہ میں نے بھی اس سے فائدہ اٹھایا ہے اور کئی مواقع پر جب لحاف کو دیکھا تو کوئی خطرناک چیز، کوئی جانور، کوئی خطرناک مکڑی وغیرہ اندر پھر رہے تھے۔ تو خدا تعالیٰ نے مجھے ان کے عذاب سے بچالیا مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معاملہ میں تو خدا تعالیٰ کا خاص فضل تھا کہ وہ بچھو مرا ہوا پایا گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بہت ہی غافل طبیعت کے تھے۔ آپ کی نظروں میں بھی ایک قسم کی غفلت تھی، ایک مدہوشی سی پائی جاتی تھی اور اتنی سادگی تھی کہ پتہ ہی نہیں چلتا تھا اپنے متعلق کہ مجھے کیا خطرہ درپیش ہے۔ ایک اور شخص نے ایک دفعہ دیکھا اور بتلایا کہ آپ کے دامن

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں اصلی زیورات
خریدنے کے لیے معروف نام

الرحیم جیولرز حیدری   اور   الرحیم جیولرز حیدری

اور اب

الرحیم
سیون سٹار جیولرز
مین کلفٹن روڈ

فون 5874164 - 664-0231

میں آگ لگ گئی ہے۔اب دامن کو آگ لگے تو سب سے پہلے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پتہ ہونا چاہئے تھا مگر کسی شخص نے دیکھا اور اس نے کہا کہ آپ کے دامن کو آگ لگ گئی ہے۔ "آگ کی گرمی اور سوزش کے واسطے بھی کئی ایک اسباب ہیں اور بعض اسباب مخفی در مخفی ہیں جن کی لوگوں کو خبر نہیں اور خدا تعالیٰ نے وہ اسباب اب تک دنیا پر ظاہر نہیں کئے جن سے اس کی سوزش کی تاثیر جاتی رہے۔ پس اس میں کون سی تعجب کی بات ہے کہ حضرت ابراہیم پر آگ ٹھنڈی ہو گئی۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ۲۲۶ طبع جدید)

اس ضمن میں مَیں نے انڈونیشیا کے سفر کے واقعات بیان کئے تھے جس طرح حضرت مولوی رحمت علی صاحبؓ کو آگ پر غلبہ عطا ہوا تھا کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام تھا کہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔ایک موقع پر وہ عمارت مَیں نے خود جا کے دیکھی ہے، بہت تیزی سے آگ لگی ہے۔ لکڑی کے مکان تھے ان کو جلاتی ہوئی وہ مولوی رحمت علی صاحب کے مکان تک، عین کنارے تک پہنچی جس کی ایک طرف کی دیوار بھی جھلس گئی اور نیچے سے لوگ شور مچاتے رہے کہ مولوی صاحب اتر جائیں نیچے، بس کریں اب، مولوی صاحب نے فرمایا بالکل نہیں آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی بھی غلام ہے۔ چنانچہ اچانک ایک بڑے زور سے بجلی کڑکی اور بدلی برسی ہے ،اس زور سے بارش ہوئی ہے کہ وہ ساری آگ وہیں خود جل کر راکھ ہو گئی اور حضرت مولوی رحمت علی صاحب کا بال بھی بیکا نہیں ہوا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام بڑی شان سے پورا ہوا ہے اور بار بار ہوا ہے کہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی بھی غلام ہے۔

اب کس طرح اللہ تعالیٰ بدلی کا سایہ ساتھ ساتھ کرتا ہے۔ حضرت موسیٰ کے زمانہ کی بات تو پرانی تھی لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کا ایک چھوٹا سا واقعہ ہے۔ صاف پتہ چلتا ہے کہ بدلیاں بھی آپ کے آرام کے لئے آپ کے ساتھ ساتھ چلا کرتی تھیں۔ حضرت امّ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ مَیں کسی سفر سے واپس قادیان آ رہا تھا تو مَیں نے بٹالہ سے یکہ کرایہ پر لیا۔ اس میں ایک ہندو سواری بھی بیٹھنے والی تھی۔ جب ہم سوار ہونے لگے تو وہ جلدی سے اُس رُخ پر چڑھ گیا جو سورج کے دوسری جانب تھا اور مجھے سورج کے سامنے بیٹھنا پڑا۔ جب ہم شہر سے نکلے تو ناگاہ بادل کا ایک ٹکڑا اٹھا اور میرے اور سورج کے درمیان آ گیا اور ساتھ ساتھ آیا۔(سیرۃ المہدی۔ جلد اوّل۔ صفحہ ۵) ۔اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سورج کی تپش سے اس بدلی نے جو ساتھ ساتھ چل رہی تھی نجات دی۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات ہیں:

"یَرْحَمُكَ رَبُّكَ وَیَعْصِمُكَ مِنْ عِنْدِہٖ وَاِنْ لَّمْ یَعْصِمُكَ النَّاسُ، یَعْصِمُكَ اللّٰہُ مِنْ عِنْدِہٖ وَاِنْ لَّمْ یَعْصِمُكَ اَحَدٌ مِّنْ اَھْلِ الْاَرْضِیْنَ" ۔ تیرا ربّ تجھ پر رحمت کرے گا اور اپنی جناب سے تیری حفاظت کا سامان کرے گا۔ اگرچہ لوگ تیری حفاظت نہ کریں، اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے تیری حفاظت کرے گا۔ اگر زمین کے لوگوں میں سے کوئی بھی تیری حفاظت نہ کرے۔

سنہ ۱۹۰۰ء کا ایک الہام ہے "یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّقْتُلُوْكَ یَعْصِمُكَ اللّٰہُ یَكْلَؤُكَ اللّٰہُ. اِنِّیْ حَافِظُكَ عِنَایَۃُ اللّٰہِ حَافِظُكَ"۔وہ چاہتے ہیں تجھے قتل کر دیں۔ اللہ تیری حفاظت کرے گا اور تیری نگہبانی خود کرے گا۔ پھر اپنی طرف ضمیر پھیرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "مَیں تیری حفاظت کرنے والا ہوں۔ اللہ کی عنایت تیری محافظ ہے"۔

"یَعْصِمُكَ اللّٰہُ مِنَ الْعِدَآءِ وَیَسْطُوْ بِكُلِّ مَنْ سَطَا حَلَّ غَضَبُہٗ عَلَی الْاَرْضِ "۔ خدا تجھے دشمنوں سے بچائے گا اور اس شخص پر حملہ کرے گا جو ظلم کی راہ سے تیرے پر حملہ کرے گا۔ اس کا غضب زمین پر اتر آیا ہے۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ﴿وَاللّٰہُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاس﴾ کی تفسیر میں پہلے تو سادہ سا ایک لفظ میں اس کا ترجمہ بیان فرماتے ہیں خدا تجھے ان لوگوں کے شر سے بچائے گا جو تیرے قتل کرنے کی گھات میں ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا کسی کے ہاتھ سے قتل نہ کیا جانا ایک بڑا بھاری معجزہ ہے اور قرآن شریف کی صداقت کا ثبوت ہے کیونکہ قرآن کریم جب تک آنحضرت ﷺ کو پوری زندگی خطرات میں سے گزر کر نہیں ملی کہ ﴿اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ﴾ کا اعلان کر سکیں اس وقت تک قرآن کریم نازل ہوتا رہا۔ وہ مکمل ہوا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی طرف بلاوا آیا اور اس وقت بھی رسول اللہ ﷺ یہی فقرہ کہتے رہے کہ "فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی،فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی "کہ مَیں اپنے اعلیٰ دوست کی طرف جانا چاہتا ہوں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا تھا کہ مزید زندگی چاہتے ہو یا بس۔ پس حضرت رسول اللہ ﷺ نے جواب میں یہی فرمایا کہ مجھے مزید زندگی کی یہاں ضرورت نہیں ہے۔ جو کام تھا وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پورا ہو چکا ہے، قرآن نازل ہو گیا، آپ کی حفاظت کا وعدہ پورا ہو گیا اور رسول اللہ ﷺ نے خود ہی واپسی کی تمنا کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس ضمن میں یہ بھی فرماتے ہیں کہ "پہلی کتابوں میں یہ پیشگوئی درج تھی کہ نبی آخر الزمان کسی کے ہاتھ سے قتل نہ ہو گا"۔ مجھے سر دست تو اس وقت یاد نہیں ورنہ پہلے ہی آپ کے لئے حوالہ نکال لیتا۔ پہلی نبیوں کی پیشگوئی ایسی ضرور ہو گی جس میں یہ ذکر ہو گا۔ اگلی دفعہ خطبہ میں اگر ربوہ سے اطلاع آ گئی کہ وہ کن انبیاء کی پیشگوئی تھی تو انشاء اللہ مَیں آپ کے سامنے پیش کر دوں گا۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرتؐ کے ساتھ جو حفاظت کا وعدہ بڑی شان کے ساتھ پانچ مواقع پر پورا ہوا ہے۔ مواقع تو بے شمار تھے مگر پانچ خاص مقامات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چنے ہیں اور اسی طرح پانچ اپنے متعلق بھی واقعات بیان فرمائے ہیں کہ جس طرح خدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خاص موقعوں پر حفاظت کا انتظام فرمایا اسی طرح مجھ عاجز غلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی برکت سے غیر معمولی خطرات کے وقت حفاظت میں رکھا۔ آپؑ کے الفاظ یہ ہیں:

"یاد رہے کہ پانچ موقعے آنحضرت ﷺ کے لئے نہایت نازک پیش آئے تھے جن میں جان کا بچنا محالات سے معلوم ہوتا تھا۔ اگر آنجناب در حقیقت خدا کے سچے رسول نہ ہوتے تو ضرور ہلاک کئے جاتے۔ ایک تو وہ موقعہ تھا جب کفار قریش نے آنحضرت ﷺ کے گھر کا محاصرہ کیا اور قسمیں کھالی تھیں کہ آج ہم ضرور قتل کریں گے"۔ یہ وہ واقعہ ہے جو حضرت علیؓ کو رسول اللہ ﷺ پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔ "دوسرا وہ موقعہ تھا جب کہ کافر لوگ اس غار پر معہ ایک گروہ کثیر کے پہنچ گئے تھے جس میں آنحضرت ﷺ مع حضرت ابو بکر کے چھپے ہوئے تھے۔ تیسرا وہ نازک موقعہ تھا جبکہ اُحد کی لڑائی میں آنحضرت ﷺ اکیلے رہ گئے تھے اور کافروں نے آپؐ کے گرد محاصرہ کر لیا تھا اور آپؐ پر بہت سی تلواریں چلائیں مگر کوئی کارگر نہ ہوئی۔ یہ ایک معجزہ تھا۔ چوتھا وہ موقعہ تھا جبکہ ایک یہودیہ نے آنجناب کو گوشت میں زہر دیدی تھی۔ اور وہ زہر بہت تیز اور مہلک تھی اور بہت وزن اُس کا دیا گیا تھا۔ پانچواں وہ خطرناک موقع تھا جبکہ خسرو پرویز شاہ فارس نے آنحضرت ﷺ کے قتل کے لئے مصمم ارادہ کیا تھا اور گرفتار کرنے کے لئے اپنے سپاہی روانہ کئے تھے۔ پس صاف ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ان تمام پُر خطر موقعوں سے نجات پانا اور ان تمام دشمنوں پر آخر کار غالب ہو جانا

Microsoft Certified Professional IT Training Centre

Partner 0f Central Pacific University USA / Prometric Testcenter

Tel :0049+511+404375 & 0049+1703826764 Fax:.0049-511-4818735

E-mail: profi.it.trani.center@t-online.de Website: www.profiittraining.de

EHRHARTSTR.4 30455 HANNOVER GERMANY

we are offering courses for example,FCS,BCS, MCS.PhD,MCSE,MCDBA, MCSE+A+,MCP+Seit bulding=Webmaster,CCNA,CCNP,Oracle 8i,Oracle Developer, Microsoft Access, Microsoft Visual Basic 6.0, HTML, DHTML,XML, Java Programming, Java Script,C&C++

Charges for accommodation and food per day 8- only

فرانکفورٹ اور اس کے گرد و نواح میں رہنے والے احباب کے لئے خصوصی سہولت۔ آپ ہمارے بیت السبوح کے ساتھ ملحقہ دفتر سے تفصیلی معلومات مندرجہ ذیل پتہ پر حاصل کر سکتے ہیں

Ask Consultants

Bertaung. Finanzdienstleistungen & Immobiliengesellschaft

حکومت جرمنی ذاتی مکان خریدنے والوں کی ۱۰۰،۰۰۰ مارک اور زائد رقم سے مدد کرتی ہے۔ آپ بھی یہ مدد حاصل کر سکتے ہیں۔ ذاتی مکان خریدنے، بنانے نیز قرضہ کی سہولت اور حکومت سے حاصل ہونے والی مدد کے سلسلہ میں تفصیلی معلومات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

Khawaja Mohammad Aslam & Ahsan Sultan Mahmood Kahloon

Berner Strasse 60 - 60437 Frankfurt am Main. Tel 069-950 95940

ایک بڑی زبردست دلیل اس بات پر ہے کہ در حقیقت، آپؑ صادق تھے اور خدا آپؑ کے ساتھ تھا۔"
(روحانی خزائن جلد ۲۲۔ حاشیہ۔ صفحہ ۲۶۳۔۲۶۴)

اس کے بعد اپنے متعلق فرماتے ہیں:

"یہ عجیب بات ہے کہ میرے لئے بھی پانچ موقعے ایسے پیش آئے تھے جن میں عزت اور جان نہایت خطرہ میں پڑ گئی تھی"۔ اب یہاں عصمت کا جو میں نے ترجمہ کیا تھا معنوی معنوں میں عزت کے لحاظ سے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اس تحریر سے اس کی تائید کرتے ہیں کہ صرف جان کو خطرہ نہیں تھا عزت کو بھی خطرہ تھا اور ﴿یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ﴾ میں دونوں وعدے موجود ہیں۔ اول وہ موقع جبکہ میرے پر ڈاکٹر مارٹن کلارک نے خون کا مقدمہ کیا تھا۔ دوسرے وہ موقعہ جبکہ پولیس نے ایک فوجداری مقدمہ مسٹر ڈوئی صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی کچہری میں میرے پر چلایا تھا۔ تیسرے وہ فوجداری مقدمہ جو ایک شخص کرم الدین نام نے بمقام جہلم میرے پر کیا تھا۔ چوتھے وہ فوجداری مقدمہ جو اسی کرم دین نے گورداسپور میں میرے پر کیا تھا۔ پانچویں جب لیکھرام کے مارے جانے کے وقت میرے گھر کی تلاشی کی گئی اور دشمنوں نے ناخنوں تک زور لگایا تھا تا میں قاتل قرار دیا جاؤں۔ مگر وہ تمام مقدمات میں نامراد رہے۔" (روحانی خزائن جلد ۲۲۔ حاشیہ۔ صفحہ ۲۶۳)

اب یہ بھی عظیم واقعہ ہے کہ لیکھرام کے قاتل کی تلاش میں آریہ شور مچا رہے تھے کہ ہمارا قاتل مرزا غلام احمد ہے اور ان کی تلاشی لی جائے۔ چنانچہ اچانک تلاشی کے لئے سپرنٹنڈنٹ پولیس وہاں خود پہنچا جو انگریز تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ حال تھا کہ خود ہی اپنے تمام خطوط اور خط وکتابت جن کے لئے وہ سرگرداں تھا کہ کسی طرح میرے ہاتھ آ جائیں، خود ہی ان کے سامنے پیش کر دئے اور کہا کہ اس صندوقچی میں یہ بھی پڑا ہے، یہ بھی پڑا ہے، یہ بھی پڑا ہے۔ مکمل اپنی خط وکتابت، دوسروں کے خط تھے یا اپنے خط دوسروں کے نام تھے وہ اس کے سامنے کھول کر رکھ دئے۔ اور اس نے سب کا مطالعہ کیا اور کسی ایک میں ایک ادنیٰ سی جگہ بھی کوئی شبہ کی نہ پائی۔

اس موقع کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کسی نے ڈرایا تھا اور یہ کہا تھا کہ فلاں تھانیدار جو بڑا سخت متعصب ہے یہ غالباً شیخ نیاز محمد صاحب کے والد صاحب تھے کہ اس نے عہد کیا ہے کہ میں مرزا صاحب پر ہاتھ ڈالوں گا اور دیکھوں گا کہ کون میرے ہاتھ سے آپ کو بچا سکتا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب یہ بات سنی تو ٹیک لگا کر سر کے نیچے ہاتھ رکھ کر اٹھ بیٹھے اور کہا کون ہے جو خدا کے شیروں پر ہاتھ ڈال سکتا ہے۔ وہ ہاتھ کاٹا جائے گا۔ چنانچہ بالکل ایسا ہی ہوا۔ اس کے ہاتھ کو ایک ایسی بیماری ہوئی کہ اس کا اور کوئی علاج ڈاکٹروں کے پاس نہیں تھا سوائے اس کے کہ ہاتھ کاٹا جاتا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات بھی خداتعالیٰ کے فضل سے، اپنے آقا کی برکت سے، قدم قدم آپ کے معجزات رسول اللہ ﷺ کے معجزات کے پیچھے چل رہے ہیں۔

اب میں اس نسبتاً مختصر خطبہ کے بعد کیونکہ میں نے بہت سی روایات جو بہت فرضی روایات داخل ہو گئی ہیں ابن ہشام وغیرہ کی وہ میں نے بیچ میں سے نکال دی ہیں۔ میں صرف وہی روایات آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو قطعی اور یقینی ہوں تا کہ آپ بھی بڑی جرأت کے ساتھ اس کو دشمن کے سامنے پیش کر سکیں۔ اب اس مختصر خطبہ کے بعد میں آخری خطبہ ثانیہ دیتا ہوں۔

بقیہ: خطاب حضور انور برموقعہ جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۱ء از صفحہ نمبر ۲

حضرت صاحب جس طرح نماز پڑھا کرتے تھے۔ وہ طرز مجھے آتی ہے یعنی ہر نماز رقت سے پڑھا کرتے تھے۔ عاجزی انکساری اور زاری سے ادا کرتے تھے جیسا کوئی اپنے ماں باپ کے آگے رو کر کچھ بچہ مانگتا ہے ایسی نماز کا ہم مقتدیوں کے قلب پر بہت اثر پڑتا تھا۔ یہ پہلا سبق ہے جو ہمیں ملا ہے۔ جب حضرت صاحب نماز سے فارغ ہو کر بیٹھتے تھے تو ہم آپ کی شکل کی طرف دیکھا کرتے تھے جو کہ نورانی ہوتی تھی اور ہمارے دلوں کو بہت لبھاتی تھی۔ ہمارے دلوں کو حق الیقین ہوتا تھا کہ یہ شکل دروغ گو نہیں ہے۔ لہذا میرے والد صاحب میاں عبداللہ کشمیری، جو کہ 80 سال کی عمر کا تھا اس نے ہمیں نصیحت کی کہ اے میرے پیارے بچے عبدالستار تم نے کسی اور کو مرشد نہیں پکڑنا۔ اگر مرزا غلام احمد صاحب دعویٰ کریں تو فوراً مان لینا۔ بیعت کر لینا۔ انکار اور مقابلہ نہیں کرنا ہوگا۔ سو ہم نے اپنے والد بزرگوار کے حکم پر عمل در آمد کر لیا۔ میرے والد صاحب بھی دعویٰ کے وقت حیات تھے سب سے پہلے انہوں نے بیعت کی۔ ساتھ ہی ہم نے بھی کر لی۔ میں نے اپنے والد صاحب سے سوال کیا کہ مسیح ناصری کی وفات کا مسئلہ ہمیں نہیں آتا، زندہ کا آتا ہے۔ یہ ہمیں سمجھادیں۔ میرے والد صاحب نے اپنا ایک خواب بیعت سے آٹھ دس ماہ کے بعد یہ سنایا کہ میں نے دریائے راوی کے کنارے پر دیکھا کہ دو خیمے لگے ہوئے ہیں۔ ایک مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔ اور دوسرا رسول الکریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ میں رسولہ الکریم کے خیمہ میں داخل ہوا اور یہ سوال کیا کہ مسیح موعود کا دعویٰ کرنے والے بزرگ کیسے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ یہ شخص بہت لائق، بہت لائق، بہت لائق، تین دفعہ انگل (انگلی) کے اشارہ سے فرمایا۔ مکمل شہادت کو دیکھ کر یقین کامل ہو گیا کہ آپ یعنی حضرت مسیح موعود اپنے دعویٰ میں راستباز ہیں۔ ہمیں حیات واموات (ممات) کے مسئلہ کی ضرورت نہیں۔ ایمان لے آئے اور بیعت میں داخل ہوئے۔ میرے والد صاحب عبداللہ کشمیری نے ۱۸۹۱ء میں بیعت کی اور میں نے یعنی عبدالستار کشمیری قادیان نے ۱۸۹۲ء میں بیعت کی۔ میری چھوٹی عمر تھی۔ میاں جان محمد صاحب، قاضی کے پاس پڑھا کرتا تھا۔

دوسری شہادت جب میں اپنے سابق استاد میاں کرم شاہ موضع لیل جو کہ تقریباً 85 سال کا تھا، ملا۔ تو انہوں نے بتایا میں مرزا صاحب سے ملا ہوں۔ وہ بہت نیک، دیانت دار، بزرگ، کامل دلائل والے ہیں۔ شاید ہی کوئی شخص اس کی دلیل کو پہنچے۔

ایک شخص مسمی اللہ دتہ درزی موضع سوہل جمیت سنگھ والے کا رہنے والا تھا۔ وہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بحث کے لئے آیا۔ کچھ گفتگو کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا کہ تم بچے ہو، بے علم ہو، پہلے علم پڑھو۔ ابھی تم بحث کے قابل نہیں ہو، قابل بنو تو پھر بحث کرنا۔ ایک روز حضرت صاحب سڑک بسراواں پر سیر کو گئے۔ اور کچھ لوگ بھی ساتھ تھے۔ میں بھی تھا تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ شخص اللہ دتہ جبکہ مینار مکمل ہو جائے گا تو یہ کہاں ہوگا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی تھی کہ جب مینارۃ المسیح مکمل ہوگا تو اس سے پہلے اللہ دتہ فوت ہو چکا ہوگا۔ تو کہتے ہیں ایسا ہی ہوا کہ مینار مکمل ہونے سے پہلے ہی اللہ دتہ فوت ہو گیا۔ اس روایت سے بھی پتہ چلتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی خفی بھی ہوتی رہتی تھی۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے ایک بات آپ کے دل پر جاری کر دی اور وہ اسی طرح پوری ہوئی۔

حضرت عبدالستار صاحب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت صاحب سیر کو بسراواں والی سڑک پر تشریف لے گئے۔ میں بھی ساتھ تھا۔ اور ایک لڑکا مہمان چھوٹی عمر کا بھی ساتھ تھا۔ تو خلیفۃ المسیح اول مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا کہ یہ لڑکا بہت اچھا قرآن پڑھتا ہے۔ آپ گھاس پر وہیں بچوں کی طرح بیٹھ گئے اور اس لڑکے سے قرآن شریف سنا۔ لڑکے نے سورۃ دھر سنائی۔ آپ نے محبت اور پیار سے کہا کہ بہت اچھا پڑھا ہے اسی سیر میں حضرت صاحب نے یہ فرمایا کہ میں نے خدا کو انسانی شکل میں تمثیلی رنگ میں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے میری گردن پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ "جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو"۔

حضرت عبدالستار صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزید بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد مبارک میں شام یعنی مغرب کی نماز پڑھ کر بیٹھے ہوئے تھے تو ایک شخص نے عرض کی کہ یہ لوگ جو بیٹھے ہوئے ہیں۔ کوئی حضور کے دائیں بائیں آگے پیچھے اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ حضورؑ کا کوئی رعب نہیں ہے۔ حضرت صاحب نے ایک شخص کی بات سنائی کہ سفر میں جا رہا تھا۔ رستہ پہاڑی تھا۔ رات پہاڑ کی غار میں کاٹی۔ جب اس کے لئے دن روشن (ہوا) تو دیکھا کہ قریب شیر بھی سویا پڑا ہے اگر اس کو سوتے وقت معلوم ہو جاتا کہ یہاں پر شیر بھی سویا پڑا ہے تو وہ کبھی وہاں نہ سوتا۔ اس طرح اگر میں رعب کروں تو کوئی بھی میرے پاس نہ بیٹھے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یعنی اپنے جلال کا اظہار ہمیشہ نہیں فرمایا کرتے تھے۔ اکثر تو آپ کے جمال کا ہی اظہار ہوتا تھا۔

آپؓ مزید بیان کرتے ہیں کہ عصر کی نماز کے بعد حضرت صاحب بیٹھ گئے تو ایک شخص نے عرض کہ خاص قادیان اور ضلع گورداسپور کے لوگ بہت کم ہیں۔ یہ کیا وجہ ہے حضرت صاحب نے ایک مثال بیان کی ایک سوداگر کی سوداگری کو گیا"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سادہ سا انداز تھا سمجھانے کا۔ عام طور پر روایتوں میں کہانیوں میں وہ بات بیان کر دیا کرتے تھے۔

"اس سوداگر کو اس کے دوست نے عرض کی کہ شہر میں آپ تجارت کے لئے جا رہے ہیں۔ وہاں پر

بڑی اعلیٰ قسم کا خوشبودار تیل ہوتا ہے اور بڑا مشہور ہے- میرے واسطے ایک شیشی اعلیٰ قسم کی دکان سے لانا اور قیمت سوائی ادا کرنا۔ جب وہ سوداگر اپنے خرید و فروخت کے مال سے فارغ ہوا تو پھر وہ خوشبودار تیل کے لئے دکان پر گیا تو دکاندار سے کہا کہ اعلیٰ درجہ کے تیل کی شیشی مجھے دے دو اور قیمت میں سوائی دوں گا۔ دوکاندار نے شیشی اعلیٰ دے دی اور قیمت سوائی لے لی۔ تاجر نے شیشی کا ڈھکنا اتار کر شیشی کی خوشبو لی۔ دکاندار نے یہ جواب دیا کہ یہاں اس کی تشخیص نہیں ہو گی- دور جا کر لینا تو معلوم ہو گی۔ حضور نے فرمایا کہ میری خوشبو بھی قریب والوں کو کم آرہی ہے اور دور والوں کو زیادہ۔ یہ لوگ تو کہتے ہیں کہ وہی مرزا ہے جو کہ دعویٰ باندھتا ہے۔ ہم ان کو جانتے ہیں- یہ ہمارے ساتھ کھیلتا چلتا پھرتا اور کھاتا تھا۔

(۳) حضرت محمد رحیم الدین صاحب احمدی رضی اللہ عنہ

حضرت محمد رحیم الدین صاحب احمدی رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں:

میرا نام محمد رحیم الدین احمدی وطن موضع حبیب والا تحصیل دھام پور ضلع بجنور یوپی ہے اور ۱۹۰۶ء سے وطن ترک کر کے قصبہ سیوہارہ تحصیل دھام پور ضلع بجنور میں سکونت اختیار کی تھی اور ماہ جون ۱۸۹۴ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بذریعہ خط بیعت کی اور اگست ۱۸۹۶ء میں بحضور جناب حضرت مسیح موعود علیہ السلام قادیان حاضر ہو کر شرف نیاز حاصل کیا۔

مزید فرماتے ہیں کہ: میں نے جون ۱۸۹۴ء میں حضرت مسیحِ موعودؑ سے بذریعہ خط بیعت کی۔ آپ علیہ السلام نے میرے خط کے جواب میں خود تحریر فرمایا کہ تمہاری بیعت قبول ہو گئی۔ ہمیشہ استغفار اور درود شریف پڑھتے رہا کرو۔ چونکہ حضور کا کارڈ تلف ہو گیا۔ اس لئے جو یاد رہا وہ میں نے لکھا ہے۔

(رجسٹر روایات نمبر ۵)

(۴) حضرت غلام محمد احمدی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت غلام محمد احمدی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن محمد نامدار صاحب سکنہ لکھن کلاں تحصیل و ضلع گورداسپور کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کی سعادت ۱۸۹۷ء میں ملی اور آپؓ نے بیعت ۲۹/مارچ ۱۹۰۲ء کو کی-

آپؓ فرماتے ہیں کہ: "مَیں ۲/اپریل ۱۸۶۴ء کو پیدا ہوا- جنوری ۱۸۸۸ء کو مڈل ورنیکر پاس ہوا- ۱۶/مئی ۱۸۸۸ء کو دوار نگلہ تحصیل گورداسپور میں مدرس ہوا۔ اکتوبر ۱۸۸۸ء کو نورمل سکول جالندھر میں داخل ہوا۔ وہاں ایک سال کی تعلیم کے بعد سالانہ امتحان دے کر کوٹ سنتھو کھرائے میں اول مدرس مقرر ہوا۔ وہاں سے تین ماہ بعد تبدیل ہو کر جنڈی حونتہ میں چلا گیا۔ وہاں ایک مولوی فتح محمد نامی نے ۱۸۹۰ء میں باتوں باتوں میں یہ بیان کیا کہ مرزائیوں اور عیسائیوں کی کتابیں نہیں پڑھنی چاہئیں- اس کی اس بات سے دل میں بہت تعجب ہوا چونکہ (مَیں) اس کا معتقد تھا اس لئے دل ہی دل میں پیچ و تاب کھا کر چپ رہا پھر وہاں سے تبدیل ہوتا ہوا تا شروع ۱۸۹۶ء مستعفی ہو کر مشن سکول کی ملازمت اختیار کر لی۔ اس سکول (میں) پہلے میرے والد صاحب مرحوم مدرس تھے۔ وہ جنوری ۱۸۹۶ء کو فوت ہوئے- وہ چالیس سال سرکاری سکولوں میں مدرسی کے بعد ریٹائرڈ ہوئے اور میں نے ۱۸۸۸ء کو مشن سکول میں ملازمت کر لی اور میں نے جنوری ۱۸۹۶ء سے مئی ۱۹۰۳ء تک مشن سکول کی ملازمت کی۔ مئی ۱۹۰۳ء کو مشن سکول افسروں نے مجھے سکول کی ملازمت سے الگ کر دیا۔ اس لئے کہ ۲۹ مارچ ۱۹۰۲ء کو حضرت مسیح موعود (کے) دست مبارک پر بیعت کر لی"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دیکھیں عیسائی اس زمانہ میں وہاں کیسا تعصب سے کام لیا کرتے تھے۔ "یہ خدا کا فضل ہے کہ میرے جیسے نالائق کو الٰہی سلسلہ کا ممبر بنا دیا۔ جب سے میں نے دارالامان میں کئی نشان دیکھے اور حضور کی زیارت سے فیض یاب ہوتا رہا"۔

آپؓ مزید بیان فرماتے ہیں: قادیان آریہ (قادیان میں آریوں) نے ایک اخبار نکالا اس کا نام شبھ چنتک رکھا۔ جب ان کے اخبار کی گستاخی حد سے بڑھ گئی تو ان کے گستاخانہ رویہ کے سبب سے قہری تجلی نازل ہوئی۔ وہ اس طرح کہ پنڈت سومراج جو اخبار کا مینیجر و ایڈیٹر تھا۔ اس بڑے مکان میں جس میں اوپر کی منزل میں رہائش کر لی کہ جس طرح مرزا صاحب بالاخانہ میں رہ کر محفوظ رہ سکتے ہیں ہم بھی رہ سکتے ہیں میں نے دیکھا کہ اس سال صرف آریوں پر ہی طاعون نے حملہ کیا- چن چن کر گستاخ گروہ آریہ کو جنہوں (نے) گندی سے گندی باتیں اخبار میں درج کی تھیں، سب کے سب چند دنوں میں جہنم واصل ہوئے بلکہ میں نے دیکھا کہ پریس کے تمام ملازم طاعون صاحب کا لقمہ بنے۔ شاید ہی کوئی بچا ہو گا-

یہ بھی میں نے غور سے ملاحظہ کیا کہ جن جن اشخاص نے پنڈت سومراج کا جنازہ اٹھایا سب کے سب طاعون سے مرے۔ اسی اخبار پر ایسی فنا طاری ہوئی کہ پھر آج تک اس کا کوئی نام لیوا پیدا نہیں ہوا۔

آپؓ فرماتے ہیں کہ یہ نشان میں نے اپنی آنکھ سے دیکھے اور مشاہدے میں آئے۔ ایک روز شہاب (ثاقب) عصر کے وقت گرتا معلوم ہوا۔ جس کی خبر حضور نے کئی دن پہلے بتائی تھی اس کا گواہ ہوں۔

ایک روز مسجد نبی (یعنی مسجد مبارک) میں حضور نے مجمع عام میں فرمایا کہ میں نے دیکھا- بڑا دشمن سلسلہ کا طاعون سے مرا۔ اس کے چند یوم بعد معلوم ہوا کہ اللہ دتا عرف دت ساکنی سوہل طاعون سے مرا۔ اور نہایت خراب حالت سے مرا۔

ایک روز کسی نے حضور کے سامنے (سامنے) کہا کہ باہر بدبخت لوگوں نے مشہور کر رکھا ہے کہ حضور کے دشمنوں کو جذام ہو گیا ہے۔ آپ نے بڑے زور سے جلالی طور پر فرمایا: اگر اس بات کے کہنے والا کہہ دے کہ یہ بات میں نے کہی ہے تو وہ ضرور جذامی ہو گا اور نہ بھی اقرار کرے گا تو بھی اسے ضرور جذام کی مرض ہو گی۔ یہ میری صداقت کی نشانی ہے۔

مئی جون 1900ء سے اب تک قادیان میں مقیم ہوں۔ میں اس نشان کا گواہ ہوں کہ حضرت مسیح موعود کا گھر طاعون سے پاک رہا۔ بلکہ اگر کوئی طاعون شدہ اس میں داخل ہوا، شفا پائی۔

جب مدرسہ سیکھواں میں تبدیل ہوا تو میں نے حضور کو دعا کے واسطے لکھا آپ نے میری درخواست پر لکھا کہ حکم ماننا سعادت (ہے) چلے جاؤ۔ بڑا بابرکت ہو گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

اب میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ مدرسی کا کام مئی 1888ء میں سرکاری سکولوں میں شروع کیا اور 1928ء کو ہائی سکول قادیان سے ریٹائرڈ ہوا یہاں میں نے 25 سال کام کیا ہے میرے والد صاحب نے بھی چالیس سال مدرسی کا کام کیا اور میں نے بھی"۔ (رجسٹر نمبر ۶، صفحہ نمبر ۱۷۱ تا ۱۷۴)

(۵) حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادیؓ

حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادیؓ بیان فرماتے ہیں کہ مَیں جب پہلی دفعہ قادیان میں آیا اس کی بنا یہ تھی کہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب ولد حافظ محمد صاحب لکھو کے نے مجھے بتلایا کہ مجدد جس کی خبر رسول اللہ ﷺ نے فرمائی ہے کہ ہر صدی پر تجدید دین کیلئے آیا کرے گا وہ مرزا غلام احمد صاحب قادیان ضلع گورداسپور میں پیدا ہو گئے ہیں۔ چنانچہ میں جلد ضروری تعلیم حاصل کر کے قادیان پہنچا۔ چند روز حضرت کی صحبت سے مستفیض ہوا۔ میں نے حضور کی طرز زندگی دیکھ کر بیعت کی خواہش کی۔ اس وقت حضرت صاحب نے جواب میں فرمایا کہ ابھی مجھے بیعت لینے کا حکم نہیں۔ گویا اس وقت بیعت نہیں لیتے تھے اور حضرت مولوی نورالدین صاحب اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب ابھی قادیان میں نہیں آئے تھے۔ اس وقت تو میں سوا بیعت کرنے کے واپس چلا گیا۔ (رجسٹر روایات نمبر ۱۲ - صفحہ نمبر ۱۵۸)

(باقی آئندہ شمارہ میں)

رمضان المبارک اور عیدین

امسال برطانیہ میں رمضان المبارک کا آغاز ۱۷/نومبر ۲۰۰۱ء بروز ہفتہ سے ہو گا۔ جبکہ عید الفطر ۱۷/دسمبر بروز سوموار منائی جائے گی۔ اسی طرح عید الاضحیہ ۲۳/فروری ۲۰۰۲ء بروز ہفتہ ہو گی۔

ایک احمدی بچی کی نمایاں کامیابی

دارالسلام (تنزانیہ۔ مشرقی افریقہ) کے سرکاری و پرائیویٹ ہائی اور پرائمری سکولز کے طلباء و طالبات کے درمیان نصابی و غیر نصابی معلومات کا ایک امتحان ہوا۔ اس مقابلے کا عنوان تھا:

"Akili ni Mali"

یہ مقابلہ مقامی زبان سواحیلی (Swahili) میں تھا۔ ہزاروں طلباء و طالبات کے اس مقابلہ میں عزیزہ درّانہ نرگس بنت مکرم مظفر احمد صاحب درّانی (امیر و مبلغ انچارج تنزانیہ) اوّل قرار پائیں اور عزیزہ کو سال ۲۰۰۱ء کے لئے:

"Dar-us-Salaam's Brain"

کے ایوارڈ سے نوازا گیا۔ اور تیس ہزار شلنگ نقد انعام دیا گیا۔

عزیزہ درّانہ نرگس ساتویں جماعت کی طالبہ ہیں اور تحریک وقف نو میں شامل ہیں۔ اَللّٰهُمَّ زِدْ وَبَارِكْ۔

☺......☺......☺......☺

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation

Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

TOWNHEAD PHARMACY

FOR ALL YOUR PHARMAECUTICALS NEEDS

☆.....☆.....☆

31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
Tel: 0141-211-8257
Fax: 0141-211-8258

نزلہ اور زکام کا
ہومیو پیتھک علاج

(ڈاکٹر (ہومیو) حفیظ احمد بھٹی)

موسم سرما کے آغاز کے ساتھ ہی نزلہ اور زکام جیسے متعدی مرض کے حملوں کا آغاز ہو جاتا ہے۔ اس مرض میں ناک کی اندرونی لعاب دار جھلی (Mucous Membrane) متورم ہو جاتی ہے جس وجہ سے ناک بہنی شروع ہو جاتی ہے۔ اس مرض کے اسباب میں اچانک موسم کی تبدیلی کی وجہ سے ٹھنڈ لگ جانا، سرد ہوا میں چلنا پھرنا، بارش میں بھیگ جانا، رات کو دیر تک سردی میں رہنا یا پھر گرم سرد ہو جانا شامل ہیں۔

نزلہ اور زکام کی علامات کے ابتداء میں طبیعت سُست رہتی ہے، پیشانی پر جکڑن اور بوجھ کے احساس کے ساتھ سر میں ہلکا ہلکا درد اور ناک کی جڑ میں بھی درد محسوس ہوتا ہے۔ بکثرت چھینکوں کے ساتھ ناک سے پتلا جلتا ہوا پانی بہنے لگتا ہے جس کی خراش سے ناک کے کنارے درد کرتے ہیں اور سرخ بھی ہو جاتے ہیں۔ چونکہ آنکھ کی آنسوؤں کی نالی میں سوزش ہو جاتی ہے جس کے باعث آنکھوں میں کچھ کچھ سرخی آجاتی ہے۔ حلق میں بھی کسی قدر درد اور جلن پائی جاتی ہے۔ حلق اندر سے سرخ اور متورم ہو جاتا ہے اور نگلتے وقت درد محسوس ہوتا ہے۔ جب مرض کا حملہ شدید ہو تو سانس کی نالیوں میں خراش کی وجہ سے کھانسی شروع ہو جاتی ہے اور ہلکا سا بخار بھی ہو جاتا ہے۔ نبض تیز چلتی ہے، زبان میلی ہو جاتی ہے، پیاس بہت لگتی ہے اور بھوک بند ہو جاتی ہے۔ ایک یا دو دن کے بعد ناک سے بہنے والی پتلی رطوبت سبزی مائل گاڑھے سے رنگ میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ مریض کی یہ کیفیت چار سے پانچ روز تک تکلیف کا باعث بنی رہتی ہے۔

نزلہ اور زکام چونکہ چھوت کی بیماری ہے اور بہت جلد ایک مریض سے دوسرے مریض کو لگ جاتی ہے اس لئے چاہئے کہ ایسے مریض اُن جگہوں پر جانے سے پرہیز کریں جہاں لوگوں کا اکٹھ ہو۔ بلکہ گھر میں رہ کر آرام کریں تاکہ جلد صحت یاب ہوں۔

اس مختصر سے تعارف کے بعد قارئین کی خدمت میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب "ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل" اور بعض دوسرے ہومیو پیتھ تجربات سے نزلہ اور زکام کا عمومی علاج پیش خدمت ہے:۔

(۱) کیمفر (Camphor)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

"روز مرہ کے تجربات سے یہ بات ثابت ہے کہ اگر نزلہ و زکام کا آغاز میں ہی مؤثر علاج کیا جائے تو خدا کے فضل سے نزلہ کے نتیجہ میں ہونے والی خطرناک پیچیدگیوں سے بچا جا سکتا ہے۔ جونہی ناک کے اندر سردی کا احساس ہو فوراً کیمفر بہت چھوٹی طاقت یا ۳۰ میں دینی چاہئے"۔

(۲) ایکونائیٹ (Acconite)

نزلہ اور زکام کی ابتدائی حالت میں یہ دوائی بہت نافع ہے جبکہ آب و ہوا کی فوری تبدیلی سے زکام کا حملہ ہوا ہو اور مریض کو ٹھنڈ کے ساتھ بخار بھی محسوس ہو۔ ناک سے نزلہ گرنا تو شروع نہ ہوا ہو لیکن اجتماع خون کے باعث ناک سوج کر گرم خشک اور بند ہو گیا ہو تو اس دوائی کا فوری استعمال نہایت کار آمد ثابت ہوتا ہے۔ ایک ہزار طاقت میں خدا کے فضل سے بہت اچھا اثر دکھاتی ہے۔

اگر مریض کا چہرہ تمتمایا ہوا ہو اور دھڑکن والا سر درد ہو تو ایکونائیٹ کے ساتھ بیلا ڈونا اور آرنیکا (Belladonna & Arnica) کو بھی ملا لیا جائے تو یہ نسخہ بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

(۳) آرسینک ایلبم
(Arsenic Album)

موسم سرما کے زکام میں یہ دوائی نہایت مفید ہوتی ہے جبکہ تمام اخراجات بکثرت اور جلتے ہوئے نکلتے ہوں۔ اور اوپر کے ہونٹ کو جلا دیں۔ ماتھے میں درد ہو، روشنی ناقابل برداشت ہو اور چھینکیں بہت آتی ہوں۔ اس میں منہ خشک رہتا ہے اس لئے مریض بار بار تھوڑی تھوڑی مقدار میں پانی پینے کی خواہش کرتا رہتا ہے۔ تازہ ہوا میں جانے سے مریض کی تکالیف میں اضافہ ہوتا ہے جبکہ ایکونائیٹ کے مریض کی تکالیف کو کھلی ہوا میں آرام ملتا ہے۔

(۴) ایلیم سیپا
(Allium Cepa)

نزلہ اور زکام کی بہترین دواؤں میں سے ایک ہے۔ مریض کے ناک سے پتلی اور جلن دار رطوبت نکلتی ہے۔ آنکھوں سے بھی بکثرت پانی بہتا ہے لیکن اس میں جلن نہیں ہوتی اور نہ ہی آنکھوں میں سرخی پائی جاتی ہے۔ بلکہ اس کا زور کانوں پر ٹوٹتا ہے جس سے کان درد کرتے ہیں اور شنوائی پر اثر پڑتا ہے۔ ایلیم سیپا کی ایک اور خاص علامت یہ ہے کہ جب مریض کھلی ہوا میں جاتا ہے تو نزلہ بند ہو جاتا ہے۔ لیکن جب وہ گرم کمرہ میں واپس آتا ہے تو پھر نزلہ بہنا شروع ہو جاتا ہے۔ زکام کے ساتھ سر میں درد ہوتا ہے جو خصوصاً داہنی کنپٹی میں شدت سے محسوس ہوتا ہے اور پیشانی تک پھیل جاتا ہے۔

(۵) بیسیلینم (Bacillinum)

یہ دوائی نزلہ کے مزمن (Chronic) امراض میں بہت مفید پائی جاتی ہے۔ جبکہ پھیپھڑوں میں دوران خون کمزور پڑ گیا ہو اور رات کو دم گھٹنے کی شکایت ہو۔ اس کا مریض جلد سردی قبول کر لیتا ہے اور اسے بار بار زکام کی شکایت رہی ہو اور بلغم بہت خارج ہوتی ہو تو اس کے لئے یہ دوا بہت مفید ہے۔

(۶) ڈفتھیرینم
(Diphtherinum)

یہ دوائی ان مریضوں کے لئے مفید ہے جو عموماً سانس کی نالی کے نزلہ میں مبتلا رہتے ہیں۔ ڈفتھیرینم، خناق (Diphtheria) کے زہر سے تیار کی جاتی ہے۔ اس پہلو سے یہ دوا خناق کے علاج میں بہت اہمیت رکھتی ہے لیکن اسے انفلوئنزا کی مدافعت میں بہت مفید پایا گیا ہے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں:

"کئی دفعہ تجربہ میں آیا ہے کہ انفلوئنزا کی وباء کے دوران اگر انفلوئنزم اور بیسیلنم کے ساتھ ڈفتھیرینم بھی ملا دیں تو روک تھام کی ایک بہت طاقتور دوا بن جاتی ہے۔ نگلنے کے عضلات کی کمزوری اور ان کے فالجی اثرات کے علاج میں بھی ڈفتھیرینم اچھا اثر دکھاتی ہے۔ اگر انفلوئنزا کے بداثرات سے دل متاثر ہو تو اس صورت میں ڈفتھیرینم دینے سے بہت فائدہ ہوگا"۔

(۷) انفلوئنزینم
(Influenzinum)

جیسا کہ اس دوائی کے نام سے ظاہر ہے یہ دوائی بھی انفلوئنزا کے فاسد مادہ کا نوزوڈ (Nosode) ہے۔ یہ دوائی ۱۹۱۸ء میں اس وقت تیار کی گئی جب سپین میں انفلوئنزا کی وبا پھیلی جس نے پورے یورپ اور امریکہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ نزلہ اور زکام میں یہ دوا بیسیلنم اور ڈفتھیرینم کے ساتھ ملا کر دینے سے ایک مجرب نسخہ بن جاتا ہے جبکہ یہ دوائی اکیلی بھی نزلہ و زکام کے حفظ ماتقدم کے لئے بہت مفید بتائی گئی ہے۔ اسی طرح نزلہ زکام سے پیدا ہونے والی جسمانی کمزوری، ضعف اور نقاہت کے لئے بھی خاطر خواہ فائدہ پہنچاتی ہے۔

(۸) جیلسیمیم
(Gelsemium)

یہ بھی نزلہ اور زکام کی ایک خاص دوا ہے۔ اس میں چھینکیں بہت آتی ہیں اور ناک کی نوک بے حس ہو جاتی ہے۔ جسم گرم لیکن ساتھ ہی ٹھنڈ بھی لگتی ہے اور مریض آگ سینکنے کی زبردست خواہش کرتا ہے۔ موسم گرما میں سردی لگ جانے سے نزلہ اور زکام کی تکالیف میں یہ دوائی زیادہ مفید ہے۔

(۹) نیٹرم میور
(Natrum Mur)

نزلاتی تکلیفوں میں جیلسیمیم اور نیٹرم میور کی علامات آپس میں ملتی ہیں لیکن نیٹرم میور میں جیلسیمیم کے برعکس پیاس نمایاں ہوتی ہے۔ شدید چھینکوں کے ساتھ زکام بہتا ہے جو کہ ایک سے تین دن تک جاری رہتا ہے پھر ناک بند ہو جاتی ہے اور ناک سے سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی سونگھنے اور ذائقہ چکھنے کی صلاحیت بھی ختم ہو جاتی ہے۔

(۱۰) اوسِلوکوکسی نم
(Oscillococcinum)

یہ دوائی بھی ایک نوزوڈ (Nosode) ہے جس کو ۱۹۲۵ء میں ایک فرانسیسی ڈاکٹر نے متعارف کروایا۔ یہ دوائی ایسے انفلوئنزا میں جب کہ خصوصاً معدہ اور آنتیں متاثر ہوں بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ اس دوائی کو وبائی انفلوئنزا کے دوران حفظ ماتقدم کے طور پر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اور انفلوئنزا کے بعد کی تکلیفوں مثلاً ناک کی سوزش اور کان کی سوزش کے لئے بھی یہ دوا فائدہ مند ہے۔

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 020 - 8553 3611

جلسہ سالانہ قادیان دارالامان

احباب کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان مؤرخہ ۸؍، ۹؍ اور ۱۰؍ نومبر ۲۰۰۱ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ احباب سے اس جلسہ کے ہر لحاظ سے کامیاب و بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

رقیب ہے۔ حضور نے فرمایا کہ رقیب کے معنی ہیں کسی کے انتظار میں گھات میں بیٹھنا۔ حضور نے فرمایا کہ انسان کو اس بات سے خوف کرنا چاہئے کہ اس کی بھی کوئی گھات لگا کر بیٹھا ہوا ہے۔ رقیب کے دوسرے معنی ایسے محافظ کے ہیں جس سے کوئی چیز غائب نہیں ہوتی۔ رقیب القوم کے معنی ہیں حَافِظُهُمْ، ان کا محافظ۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جب تم یہ یاد رکھو گے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے حال کا نگران ہے تو ہر قسم کی بدی اور بے حیائی سے بچ سکو گے۔ تقویٰ کے حصول کے لئے یہ گُر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رقیب ہونے پر ایمان ہو۔ حضور ایدہ اللہ نے سورۃ المائدہ کی آیت ﴿فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ......الخ﴾ کے حوالے سے بتایا کہ یہ آیت حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات پر قطعی ثبوت ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے متفرق آیات قرآنی کے حوالہ سے جن میں رقیب کی صفت استعمال ہوئی ہے اس کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کی۔

ووراوورا (Wora Wora) غانا میں احمدیہ مسجد اور مشن ہاؤس کا افتتاح از صفحہ نمبر ۱۶

خدا کے فضل سے بغیر کسی روک ٹوک کے کامیابی کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچی۔ جب ہم سامان

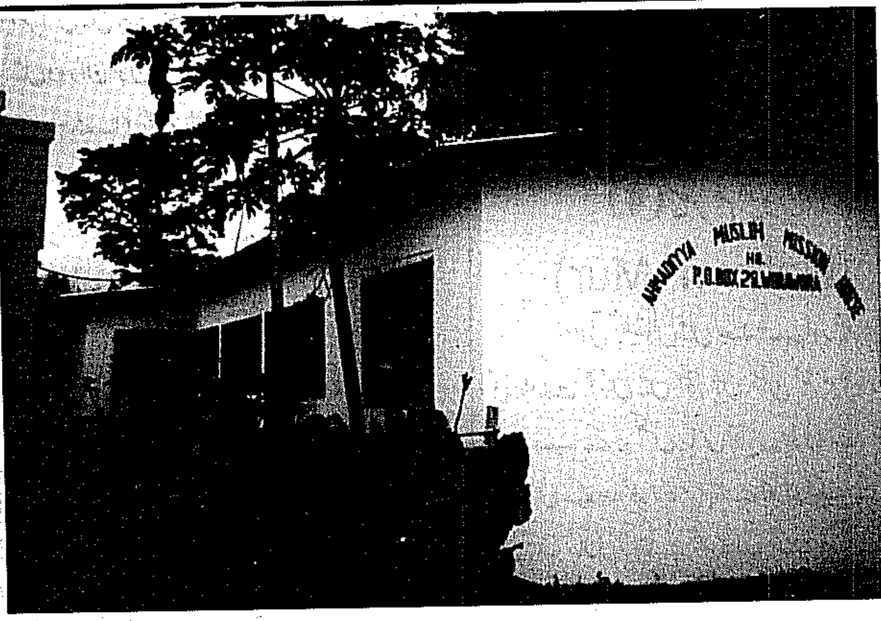

ووراوورا (Wora Wora) کے مقام پر نو تعمیر شدہ مسجد احمدیہ کے ساتھ مشن ہاؤس

سمیٹ رہے تھے تو موسلا دھار بارش شروع ہوئی جو مسلسل تین دن جاری رہی۔ علاقہ میں ہر جگہ یہی تبصرہ تھا کہ احمدیوں کی یہاں عبادت قبول ہوئی ہے جس کے نتیجہ میں بارش ہوئی۔

یہاں رومن کیتھولک چرچ والوں نے ایک عمارت کی بنیاد رکھنی تھی۔ انہیں اس کی بنیاد کے لئے ریت اور بجری کی ضرورت تھی۔ اس علاقہ میں بارش کے نتیجہ میں پہاڑوں سے ریت اور بجری بہہ کر نیچے آتی ہے جو استعمال میں لائی جاتی ہے۔ یہاں صورت حال یہ تھی کہ نہ بارش ہو رہی تھی اور نہ ریت بجری میسر تھی۔ ان کے عقیدہ کے مطابق بارش کے نتیجہ میں آنے والی ریت اور بجری ہی بنیادوں میں ڈالنا ضروری تھی۔ جب تقریب افتتاح کے بعد موسلا دھار بارش ہوئی تو چرچ والوں نے چرچ میں واضح اعلان کیا۔ ہم احمدیوں کے شکر گزار ہیں جن کی عبادت قبول ہوئی اور اس کے نتیجہ میں بارش ہوئی۔

تقریب کے بعد جب احمدی وفد پیراماؤنٹ چیف کے گھران کے عمومی تعاون پر شکریہ ادا کرنے گیا تو انہوں نے واضح طور پر کہا کہ مَیں احمدیت کو پسند کرتا ہوں لیکن اپنے بعض رسم ورواج کی وجہ سے احمدیت میں شامل نہیں ہو سکتا۔ البتہ میری خواہش ہے کہ میرے بچے احمدیت میں داخل ہوں۔

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

"آنحضرت ﷺ پر جو اتمام نعمت اور اکمال الدین ہوا تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ اول تکمیل ہدایت۔ دوسری تکمیل اشاعتِ ہدایت۔ تکمیل ہدایت من کل الوجوہ آپ کی آمد اوّل سے ہوئی اور تکمیل اشاعتِ ہدایت آپ کی آمد ثانی سے ہوئی کیونکہ سورۃ جمعہ میں جو ﴿آخَرِيْنَ مِنْهُمْ﴾ والی آیت آپ کے فیض اور تعلیم سے ایک اور قوم کے تیار کرنے کی ہدایت کرتی ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی ایک بعثت اَور ہے اور یہ بعثت بروزی رنگ میں ہے جو اِس وقت ہو رہی ہے۔ پس یہ وقت تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کا ہے"۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱۰)

بقیہ: حاصل مطالعہ از صفحہ نمبر ۱۶

جدید مسلمان
جذباتیت کے طوفان میں

ماہنامہ 'تذکیر' لاہور مئی ۲۰۰۱ء کا ایک فکر انگیز اقتباس:

"مسلمانوں کے بارہ میں یہ بھی دیکھنا ہے کہ موجودہ زمانہ میں ان کے اندر کیا کمی آگئی ہے کہ ترقی کی دوڑ میں وہ دوسری قوموں سے پیچھے ہو گئے ہیں۔ اس اعتبار سے دیکھا جائے تو یہ کہنا صحیح ہوگا کہ حقیقت پسندانہ طرز فکر (Realistic Approach) ان کے اندر تقریباً ختم ہو گیا ہے۔ موجودہ زمانہ کے مسلمان عام طور پر جذباتی انداز میں سوچنے لگے ہیں۔ وہ اکثر جذباتی فیصلے کے تحت اقدام کرتے ہیں۔ حالات کا گہرا تجزیہ اور تعمیری منصوبہ بندی کا مزاج ان میں باقی نہیں رہا۔ یہی ان کے موجودہ مسائل کا اصل سبب ہے۔ ایسی حالت میں موجودہ مسلمانوں کے لئے جس رہنمائی کی ضرورت ہے وہ یقینی طور پر یہی ہے کہ ان کے اس مزاج کی تصحیح کی جائے۔ ان کے اندر سے جذباتیت کا مزاج ختم کیا جائے۔ اس کے بجائے ان کے اندر حقیقت پسندی کا مزاج پیدا کیا جائے۔

اس مزاج کا ایک اور تباہ کن نتیجہ یہ ہے کہ موجودہ زمانہ میں مسلمان عددی اعتبار سے بہت بڑی طاقت ہیں، مگر اپنی بے اتحادی کی بنا پر وہ صرف ایک کمزور قوم بنے ہوئے ہیں۔ اس بے اتحادی کا واحد سبب یہی جذباتیت ہے۔ موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ وہ معمولی اختلاف پر بھڑک اٹھتے ہیں۔ وہ اختلاف کے وقت اپنا اعتدال کھو بیٹھتے ہیں۔ وہ اس شخص کے دشمن بن جاتے ہیں جو کوئی ایسی بات کہے جس سے وہ اختلاف رکھتے ہوں"۔

مَیں اگر سوختہ ساماں ہوں تو یہ روز سیاہ
خود دکھایا ہے میرے گھر کے چراغوں نے مجھے

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۵ر ستمبر ۲۰۰۱ء بروز منگل نماز ظہر سے قبل درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

(۱) مکرم ڈاکٹر فاروق احمد خان صاحب ندیم آف Chester، صدر جماعت احمدیہ نارتھ ویلز مختصر علالت کے بعد ۲۳ر ستمبر کی صبح، ۴۷ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم مکرم محمد یامین خان صاحب ندیم کے بیٹے اور مکرم ریٹائرڈ کرنل محمد سعید صاحب آف کینیڈا کے داماد تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ بہت نیک، مخلص، خاموش طبع، احمدیت کے فدائی اور دعوت الی اللہ میں سرگرم رہنے والے خادم سلسلہ تھے۔

(۲) محترمہ ارشاد بیگم صاحبہ مقیم کاونٹری ۲۱ر ستمبر کو وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ مکرم ملک عبداللہ خان صاحب آف دوالمیال، بریگیڈئر (ریٹائرڈ) ملک اعجاز احمد صاحب اور ملک اعتزاز احمد صاحب کی والدہ اور مکرم ملک عبداللہ خان صاحب سابق اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ کی ہمشیرہ تھیں۔

مرحومہ مخلص احمدی خاتون تھیں۔ تبلیغ و تربیت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی تھیں۔ صدر لجنہ دوالمیال اور صدر لجنہ ضلع چکوال کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(۳) مکرمہ عمیرہ نذیر صاحبہ۔ ۲۳ر ستمبر کو نوٹنگھم میں بعمر ۳۴ سال وفات پا گئیں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ مکرم وحید احمد صاحب اور ڈاکٹر فرحت سکندر صاحبہ آف کراچی کی بیٹی اور ڈاکٹر سعید احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت نوٹنگھم کی اہلیہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ سب مرحومین کی مغفرت فرمائے اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ٹریول کی دنیا میں ایک نام
KMAS TRAVEL
پی آئی اے کے منظور شدہ ایجنٹ
جرمنی بھر سے تمام دنیا میں بالخصوص پاکستان سفر کرنے والوں کے لئے خوشخبری
پی آئی اے، گلف، امارات اور دوسری ہوائی کمپنیوں کے ٹکٹ حاصل کرنے کے لئے آپ کی خدمت کے لئے پیش پیش۔ ہر قسم کی پریشانی سے بچنے کے لئے اپنے سفر کے پروگرام کو قبل از وقت ترتیب دیں اور بکنگ کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔ حج اور عمرہ کی بکنگ جاری ہے
رابطہ: مسرور محمود + کاشف محمود
Dieselstr.20 , 64293 Darmstadt . Germany
Tel: 06150-866391 Fax: 06150-866394
Mobile: 0170-5534658

بقیہ: جماعت احمدیہ کی خدمات قرآن
از صفحہ نمبر ۴

صاحب آف امریکہ نے کیا ہے ۔ نظر ثانی ہو رہی ہے)۔

☆...... تجلیات الٰہیہ۔ (ترجمہ مکرم مبارک احمد صاحب نذیر نے کیا ہے ۔ نظر ثانی محترمہ عظمیٰ آفتاب صاحبہ کر رہی ہیں)۔

☆...... لیکچر لاہور۔ (ترجمہ مکرم حسن محمد خان صاحب عارف نے کیا ہے۔ نظر ثانی مکرم خالد احمد ظفر صاحب کر رہے ہیں)۔

☆...... لیکچر لدھیانہ۔ (ترجمہ مکرم میاں محمد افضل صاحب نے کیا ہے ۔ نظر ثانی مکرمہ محترمہ منزیجی صاحبہ کر رہی ہیں)۔

☆...... ایک غلطی کا ازالہ۔ (ایک ترجمہ ایم۔جے۔ اسعد صاحب نے کیا ہے ۔ اسی طرح مکرم منور سعید صاحب نے بھی کیا ہے۔ چیکنگ اور نظر ثانی ہو رہی ہے)۔

☆...... نشان آسمانی۔ (ترجمہ مکرم محمد اکرم خان صاحب غوری نے کیا تھا۔ محترمہ صدر صاحب لجنہ امریکہ کو نظر ثانی کے لئے بھجوایا ہوا ہے)۔

☆...... گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔ (ترجمہ محترمہ امتہ المجید چوہدری صاحبہ نے کیا ہے ۔ نظر ثانی ہو رہی ہے)۔

☆......☆......☆......☆

ان کے علاوہ "Seal of the Prophets" حضور انور کا ہنسلو، انگلستان میں لیکچر تھا۔ اس کی حضور نے اب از سر نو نظر ثانی فرمائی ہے، حوالہ جات اصل کتب سے لے کر شامل کئے گئے ہیں۔

☆...... ہستی باری تعالیٰ (از حضرت مصلح موعودؓ) کا ترجمہ مکمل ہو چکا ہے، مزید نظر ثانی کی جا رہی ہے۔

☆...... سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل چھ (۶) کتب کے انگریزی میں تراجم کروائے جا رہے ہیں: ازالہ اوہام، لیکچر سیالکوٹ، شہادۃ القرآن، حقیقۃ الوحی، کتاب البریہ، چشمہ معرفت۔

Essence of Islam جلد ا اور ۲۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب اور تحریرات و ملفوظات سے مختلف عناوین کے تحت حوالہ جات محترم سید میر داؤد احمد صاحب مرحوم نے اکٹھے کئے تھے ان میں سے جلد ا اور ۲ کا ترجمہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ نے فرمایا تھا جو شائع ہو چکا ہے۔ ان دونوں جلدوں کی نظر ثانی کی جا رہی ہے ۔ نیز جلد نمبر ۳ بھی حضرت چوہدری صاحبؓ تیار کر گئے تھے اس کی بھی نظر ثانی منور سعید صاحب آف امریکہ کر رہے ہیں۔ جلد نمبر ۴ اور ۵ وکالت تصنیف ربوہ کی زیر نگرانی تیار کروائی جا رہی ہیں۔ جب یہ پانچوں جلدیں مکمل ہو جائیں گی تو انشاء اللہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف ضروری عنوانات کے تحت کافی تحریرات کا انگریزی ترجمہ ایسے احباب کو میسر آجائے گا جو اردو، عربی یا فارسی سے آشنا نہیں ہیں۔

☆...... اسی طرح "اسلام میں ارتداد کی سزا کی حقیقت" حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی جلسہ سالانہ ۲۷ جولائی ۱۹۸۶ء کی اردو تقریر کا انگریزی ترجمہ ڈاکٹر سلیم الرحمٰن صاحب آف کینیڈا کر رہے ہیں۔

☆...... حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحبؓ کے حالات زندگی پر کتاب مکرم سید حسنات احمد صاحب آف کینیڈا نے تیار کی ہے اس کی اب فائنل چیکنگ ہو رہی ہے۔

☆...... Children Book Committee کے انچارج مکرم چوہدری رشید احمد صاحب کی زیر نگرانی بچوں کے لئے حضرت عمر فاروقؓ کے حالات زندگی پر کتاب تیار کی گئی ہے جو چھپ گئی ہے۔

☆...... مندرجہ ذیل مضامین کا انگریزی میں ترجمہ کروا کے انٹرنیٹ (Internet) پر دیا گیا۔

۱)۔ حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کرام کا عقیدہ بابت نبوت حضرت مسیح موعودؑ ۱۹۱۴ء سے قبل اور بعد۔ (از حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمسؓ)۔

۲)۔ خلافت احمدیہ اور عہد بیعت خلافت۔ (از مولانا شیخ مبارک احمد صاحب)۔

۳)۔ نبوت اور خلافت احمدیہ ۔ اہل پیغام کا موقف ۱۳ / مارچ ۱۹۱۴ء کے بعد ۔ (از محترم سید میر محمود احمد صاحب)۔

۴)۔ حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت ۔ اہل پیغام کا موقف ۱۹۱۴ء سے قبل (از حضرت مولانا ابو العطاء صاحب)۔

ان چاروں مضامین کا انگریزی میں ترجمہ مکرم منور سعید صاحب آف امریکہ سے کروایا گیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

☆...... مختلف اعتراضات کے جواب میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے خطابات اور خطبات جمعہ میں سے سات (۷) کا انگریزی ترجمہ کروایا گیا ہے جن کی نظر ثانی ہو رہی ہے۔

☆...... اسی طرح مختلف اعتراضات کے جواب میں اردو میں جو کتب تیار کی گئی ہیں ان میں سے چھ کا انگریزی میں ترجمہ تیار کروایا گیا ہے۔ ابھی نظر ثانی ہونے والی ہے۔

☆...... علاوہ ازیں حضور ایدہ اللہ کے خطابات عدل، احسان، ایتاء ذی القربیٰ، نمبر ۱، نمبر ۲، نمبر ۳، اور نمبر ۴ کا انگریزی ترجمہ ہو چکا ہے اور اس وقت پروف ریڈنگ کی جا رہی ہے۔

☆......☆......☆......☆

اُردو کتب

اردو میں جو کتب تیار کروائی گئی ہیں یا جن پر کام ہو رہا ہے ان کی تفصیل کچھ یوں ہے:

☆...... عرفان ختم نبوت ۔ (حضور کا ۱۷ / اپریل ۱۹۸۵ء کا خطاب۔ اس کی حضور نے از سر نو نظر ثانی فرمائی ہے)۔

☆...... اسلام میں ارتداد کی سزا کی حقیقت۔ (حضور کی ۲۷ / جولائی ۱۹۸۶ء کی تقریر۔ حضور ایدہ اللہ نے اس کی بھی نظر ثانی فرمائی ہے)۔

☆...... حضور کا لجنہ اماء اللہ سے خطاب بر موقعہ جلسہ سالانہ امریکہ ۱۹۹۹ء۔ (اس کا اردو ترجمہ مکرم محمود احمد اشرف صاحب نے کیا ہے)۔

☆...... حضور کے لیکچر Islam's response to Contemporary Issues کا اردو ترجمہ "اسلام اور عصر حاضر کے مسائل کا حل" کے عنوان سے مکمل ہو چکا ہے۔ آخری چیکنگ ہو رہی ہے۔ (یہ ترجمہ بھی محمود احمد اشرف صاحب نے کیا ہے)۔

☆...... حضور کے خطبات جمعہ اور خطابات میں سے سیرت النبیؐ کے موضوع پر کتاب وکالت اشاعت ربوہ کے تحت مواد جمع کر کے تیار کی جا رہی ہے۔

اس کے علاوہ حضور ایدہ اللہ کے جلسہ سالانہ انگلستان، قادیان، جرمنی کے خطابات میں سے ۲۶ خطابات کی حضور نے نظر ثانی فرمائی ہے اور اس وقت انہیں طباعت کے لئے تیار کروایا جا رہا ہے۔

حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ حضور کو صحت والی بابرکت لمبی عمر سے نوازے۔ نیز دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ جلد از جلد ہم ان سب کتب کو طبع کروا سکیں۔

☆......☆......☆

طباعت کے متعلق
ایک ضروری ہدایت

ایک نہایت ضروری امر کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ کی ہدایت ابھی آپ کو پہنچانی ضروری ہے۔ وہ یہ کہ احباب جماعت نے یا جماعتی طور پر کسی جماعت نے جماعت کی کسی کتاب کا کسی زبان میں بھی ترجمہ کرنا ہو یا کوئی کتاب یا فولڈر چھپوانا ہو خواہ وہ نئی کتاب ہو یا دوبارہ چھپوائی جا رہی ہو اس کی اجازت وکالت تصنیف کی وساطت سے حاصل کرنی ضروری ہے ۔ براہ کرم اس کی سختی سے پابندی فرمائیں۔

☆......☆......☆

میرے بھائیو اور بہنو! آنحضورؐ کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ نے آکر روحانی اموال لٹائے جو تقسیم کئے جا رہے ہیں۔ جیسا کہ آپؑ نے فرمایا تھا۔

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

لیکن یہ بھی اُن ہی کو راس آتے ہیں جن کا اللہ سے لگاؤ ہوتا ہے۔ جب جماعت احمدیہ کے امام کی طرف سے جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی منانے کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کے شکرانہ کے طور پر اس کے کلام کے ۱۰۰ زبانوں میں ترجمہ کروانے کی سکیم کا اعلان کیا گیا تو دوسری طرف جماعت کے تراجم قرآن اور اسلامی لٹریچر کی اشاعت کے عظیم منصوبہ کے مقابل جنرل ضیاء الحق نے ۲۲ / اپریل ۱۹۸۴ء کو پندرھویں صدی کے آغاز پر جشن منانے کا (بغیر کسی جواز کے) اعلان کرتے ہوئے اسلام آباد میں نیشنل ہجرہ کونسل کا ادارہ قائم کیا جس کے زیر انتظام علماء اور مفکرین کے مشورہ سے ۲۶ / جون ۱۹۸۷ء کو اسلام آباد ہی میں ایک اہم سیمینار منعقد کر کے جماعت کے صد سالہ جوبلی منصوبہ میں مذکور ایک سو کے لفظ کو مد نظر رکھتے ہوئے مختلف علوم پر مشتمل ایک سو اہم منتخب کتب کے انگریزی زبان میں تراجم شائع کرانے کے منصوبہ کا اعلان کر دیا۔ دوسری طرف پاکستان کی طرز پر ملائیشیا میں Malay زبان میں بھی ایک سو کتب کے تراجم کے شائع کرنے کا اعلان کیا گیا۔

(تفصیل کے لئے دیکھیں روزنامہ مشرق لاہور ۹ / جون ۱۹۸۸ء)

یہاں یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد ہمیشہ مامور من اللہ اور اس کے خلفاء کی جماعت کو ہی حاصل ہوا کرتی ہے جو نیک نیتی سے اسی کے حضور نذرانے پیش کرتے ہیں۔ ایسے معاملات میں بڑی بڑی ریاستوں کی پیٹرول کی لاکھوں اربوں ڈالرز کی حمایت اور امداد بھی کام نہیں آیا کرتی۔

آپ نے جماعت احمدیہ کی بار آور کوششوں کا معمولی سا تذکرہ سن لیا ہے ۔ دوسری طرف اس نیشنل ہجرہ کونسل کے ادارہ کو صرف ۹ کتب شائع کرنے کی توفیق مل سکی ۔ نہ صرف یہ بلکہ ضیاء الحق صاحب کی ۱۷ / اگست ۱۹۸۸ء کو ہوائی حادثہ میں ہلاکت کے بعد صدر پاکستان غلام اسحٰق خان صاحب نے اس ادارہ کو ہی ختم کر دیا۔ اور یہ کیوں نہ ہوتا؟ آنکھیں کھول کر دیکھنے والوں کے لئے اس میں بھی بہت سے عبرت کے سامان ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو سورۃ الانبیاء کی آیت ۴۵ میں جس کی میں نے ابتداء میں تلاوت کی تھی فرماتا ہے کہ کیا یہ دیکھتے نہیں کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے کم کرتے چلے جاتے ہیں تو کیا وہ پھر بھی غالب آسکتے ہیں؟

اس میں یہ فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ مخالفین کی زمین کو کم کرتا چلا جا رہا ہے اور مؤیدین من اللہ کی زمین کو بڑھاتے ہوئے ان کو تعداد میں بھی بڑھاتا چلا جا رہا ہے اور برکات میں بھی بڑھاتا چلا جا رہا ہے۔ پس ان کو سوچنا چاہئے کہ کیا کبھی یہ ان مومنین پر غالب آسکتے ہیں؟

ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا۔ وہ جو جماعت کے ہاتھوں میں کشکول دینے کے دعویدار تھے اور اس کی تبلیغ کو بند کرنا چاہتے تھے ان کا اپنا نام و نشان مٹ گیا اور انہوں نے دیکھ لیا کہ خدا تعالیٰ کے فضل جماعت پر خلیفۂ وقت کی اقتداء میں بڑھتے ہی چلے گئے اور برابر بڑھتے ہی چلے جا رہے ہیں یہ ہو کر رہنا تھا۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔ اور اسی پر میں آج کی گزارشات کو ختم کروں گا ۔ آپؑ اپنے مخالفین کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"یاد رکھیں کہ اگر آپ اس قدر دعائیں کریں کہ زبانوں میں زخم پڑ جائیں اور اس قدر رو رو کر سجدوں میں گریں کہ ناک گھس جائیں اور آنسوؤں سے آنکھوں کے حلقے گل جائیں اور پلکیں جھڑ جائیں اور کثرت گریہ و زاری سے بینائی کم ہو جائے اور آخر دماغ خالی ہو کر مرگی پڑنے لگے یا مالیخولیا ہو جائے، تب بھی وہ دعائیں سنی نہیں جائیں گی کیونکہ میں خدا سے آیا ہوں۔ جو شخص میرے پر بددعا کرے گا وہ بددعا اسی پر پڑے گی"۔

(ضمیمہ اربعین صفحہ ۲۳)

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ

ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" اکتوبر ۲۰۰۰ء میں حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ کے بارہ میں ایک مضمون مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

آپؓ کی کنیت ابو محمد ہے اور تعلق قبیلہ لخم بن عدی سے تھا۔ آپؓ نے مدینہ ہجرت کرنے کے بعد غزوات بدر، اُحد، خندق اور حدیبیہ سمیت دیگر اہم غزوات میں شمولیت کا شرف حاصل کیا۔ صلح حدیبیہ کے فوراً بعد آنحضورﷺ نے آپؓ کو والیٔ مصر مقوقس کے نام تبلیغی خط دے کر بھجوایا۔ مقوقس نے آپؓ سے بعض سوالات کئے۔ اُس نے آپؓ سے یہ بھی پوچھا کہ جب تمہارے نبیؐ اپنے وطن سے نکالے گئے تو انہوں نے نکالنے والوں کے خلاف بددعا کیوں نہ کی تاکہ وہ ہلاک کردیئے جاتے۔ آپؓ نے جواب دیا کہ ہمارے نبیؐ تو صرف وطن سے نکلنے پر مجبور ہوئے لیکن تمہارے مسیحؑ کو تو یہودیوں نے سولی چڑھا کر مارنا چاہا مگر وہ پھر بھی اپنے مخالفوں کو بددعا دیکر ہلاک نہ کرسکے۔ آپؓ کے پُرحکمت جوابات سن کر مقوقس نے کہا کہ بے شک تم ایک دانا انسان ہو اور ایک دانا انسان کی طرف سے سفیر بن کر آئے ہو۔

فتح مکہ کے موقع پر جب آنحضرتﷺ قتل و غارت سے بچنے کے لئے مکہ پر خاموش چڑھائی کی تیاری کررہے تھے اور اس تیاری کو مخفی رکھنے کا حکم دیا ہوا تھا تو اس دوران حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ نے قریش کو اس تیاری سے آگاہ کرنے کے لئے ایک خط لکھ کر مکہ جانے والی ایک عورت کے ذریعہ بھجوایا۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضورﷺ کو اس کی اطلاع وحی کے ذریعہ کردی اور حضورؐ نے حضرت علیؓ اور حضرت زبیرؓ بن العوام کو بھجوایا جو اُس عورت کو گرفتار کرکے واپس لے آئے اور خط حضورؐ کی خدمت میں پیش کیا۔ آنحضورﷺ نے آپؓ کو بلاکر پوچھا کہ تم نے یہ کیا کیا؟۔ آپؓ نے کہا یارسول اللہ! مجھے یقین ہے کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ آپؐ کو ضرور غلبہ عطا فرمائے گا لیکن مکہ میں چونکہ میرے عزیز و اقارب ہیں اس لئے مَیں نے چاہا کہ اہل مکہ پر ایک احسان کردوں تاکہ وہ ممنون ہوکر میرے عزیز و اقارب کو نقصان نہ پہنچائیں اور اُن کی حفاظت کریں۔

حضرت عمر فاروقؓ کی غیرتِ دینی نے جوش مارا کہ آپؓ کی گردن اُڑادیں۔ لیکن آنحضورﷺ نے فرمایا: اے عمر! حاطب سچ کہتا ہے، اسے کچھ نہ کہو، کیا تم نہیں جانتے کہ حاطبؓ اصحابِ بدر میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ نے بدری صحابہؓ کی بخشش فرمائی ہے، پس حاطبؓ کی یہ غلطی قابل عفو ہے۔

حضرت ابوبکرؓ نے اپنے زمانہ میں حضرت حاطبؓ کو دوبارہ مقوقس کے پاس سفیر بناکر بھیجا۔ آپؓ نے ۳۰ھ میں ۶۵ سال کی عمر میں مدینہ میں وفات پائی۔ حضرت عثمان غنیؓ نے آپؓ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

مکرم مبارک احمد خالد صاحب

ماہنامہ "خالد" ستمبر ۲۰۰۰ء میں مکرم مبارک احمد خالد صاحب سابق مینیجر رسالہ تشحیذ الاذہان و خالد کا ذکر خیر مکرم مبشر احمد ایاز صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

مضمون نگار لکھتے ہیں کہ آپ ایک مخلص اور باوفا کارکن تھے۔ میری آپ سے پہلی ملاقات ہوئی تو ربوہ میں جلسہ سالانہ کے دن تھے اور آپ بخار کی حالت میں رسالوں کی اشاعت کے سلسلہ میں کئی دن سے لاہور کے کئی سفر کررہے تھے۔ بعد میں شعبہ اشاعت سے تعلق کے بعد میرا اُن سے گہرا تعلق رہا اور اُن کی خوبیوں کی وجہ سے اُن کی عزت ہمیشہ بڑھتی چلی گئی۔

آپ چنیوٹ کے رہنے والے تھے اور ابتدائی تعلیم بھی وہیں سے حاصل کی۔ میٹرک کے بعد روزنامہ "الفضل" ربوہ میں بطور مددگار کارکن کام شروع کیا، پھر دفتر خدام لاحمدیہ مرکزیہ میں آگئے اور کچھ عرصہ بعد نائب معتمد کے عہدہ پر آپ کا تقرر ہوگیا۔ ۱۹۶۹ء میں آپ کو خالد اور تشحیذ الاذہان کا مینیجر بنادیا گیا۔ ۱۹۷۶ء میں دونوں رسالوں کے پبلشر بھی مقرر ہوگئے اور ان ذمہ داریوں کو آپ نے آخری وقت تک نبھایا۔

مکرم مبارک صاحب نہایت دیانتدار تھے۔ آپ کو سلسلہ کی رقم کا بے حد خیال رہتا تھا۔ تکلیف کے باوجود اپنے سامنے کام کرواتے تاکہ نقصان کا احتمال کم سے کم ہو۔ ہمیشہ خیال رکھتے کہ رسالہ بہترین حالت میں خریدار تک پہنچے۔ اگر رسالہ میں حضرت خلیفۃ المسیح کی تصویر دینی ہوتی تو کئی کئی دن سوچتے کہ کلر سکیم کیا ہوگی، بارڈر کیسا لگے گا اور کیسی پرنٹنگ کروائیں گے۔ حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ آپ کو اُس وقت کام کرنے کی سعادت بھی عطا ہوئی جب حضور ایدہ اللہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے صدر تھے۔ کئی بار آپ نے بہت جذباتی ہوکر حضور سے اپنی محبت کا اظہار کیا۔ آپ کی محبت کا عملی اظہار بھی بے شمار مواقع پر مَیں دیکھ چکا ہوں۔

آپ میں محنت، دیانت کے ساتھ ساتھ رازداری کا نمایاں وصف بھی تھا۔ آپ کے ساتھ میری آخری ملاقات آپکی وفات سے ایک روز پہلے دفتر میں ہوئی۔ وہ اُس روز اس حالت میں چند دفتری امور نبٹانے آئے تھے کہ ہاتھوں پر سوئیوں کے جابجا نشان تھے اور وہ ہسپتال میں داخل تھے۔ آپ حضرت مصلح موعودؓ کے اس فرمان پر پوری طرح کاربند تھے کہ "مومن ہر وقت کام میں لگا رہتا ہے یہاں تک کہ اُسے موت آجاتی ہے۔ گویا مومن کے لئے کام ختم کرنے کا وقت موت ہوتی ہے"۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

بلیک بکس

ہوائی حادثہ کی صورت میں جس شئے کی سب سے زیادہ تلاش ہوتی ہے اُسے "بلیک بکس" کہا جاتا ہے۔ انتہائی چمکدار پیلے رنگ کا یہ چھوٹا سا بکس اندھیرے میں بھی معمولی روشنی پڑتے ہی چمکنے لگتا ہے اور اسے پانی میں بھی تلاش کیا جاسکتا ہے۔ اس کی پون انچ چوڑی ٹیپ پر چار مختلف چینلوں پر انتیس ملین بائٹس تک معلومات کو پچیس گھنٹے تک ریکارڈ کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے جنہیں اگر کاغذ پر لکھا جائے تو سات ہزار فل سکیپ سائز کے کاغذات پر بمشکل ٹائپ ہوسکیں۔ اس میں معمولی نوعیت کے جھٹکے اور کپکپاہٹ تک ریکارڈ ہوجاتے ہیں۔ یہ بکس دو ہزار درجہ فارن ہیٹ تک کی تپش برداشت کرسکتا ہے اور بیس ہزار فٹ کی گہرائی میں گرنے کے باوجود اس میں سے ایک ماہ تک ڈھائی میل کی دوری تک آواز کی مخصوص لہریں نشر ہوتی رہتی ہیں۔

فضائی حادثات کی تحقیقات کے لئے امریکہ میں ایک خاص لیبارٹری NTSB قائم ہے جو سال بھر میں عام نوعیت کے ۲۴۵؍ اور خاص نوعیت کے ۶ فضائی حادثات کی تحقیقاتی رپورٹ مرتب کرتی ہے۔ "بلیک بس" کے بارہ میں ایک تفصیلی مضمون ہفت روزہ "سیر روحانی" اگست ۲۰۰۰ء میں شامل اشاعت ہے۔

محترمہ بشیراں بیگم صاحبہ

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۱؍جون ۲۰۰۰ء میں مکرم عبدالحلیم طیب صاحب اپنی والدہ محترمہ بشیراں بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت ماسٹر چراغ محمد صاحبؓ (آف کھارا) کا ذکر خیر کرتے ہوئے اپنے مضمون میں لکھتے ہیں کہ میرے والد صاحب ۳۵ سال سے زائد عرصہ تک پرائمری طلباء کے انگریزی کے استاد رہے۔ میری والدہ کی پیدائش پر اُن کی والدہ وفات پاگئیں اور کچھ عرصہ بعد والد کی بھی وفات ہوگئی تو چچا نے بڑی محبت سے میری والدہ کی پرورش کی۔ میرے والد صاحب کی میری والدہ سے تیسری شادی تھی۔ پہلی دونوں بیویاں وفات پاچکی تھیں اور دوسری بیوی سے ایک بیٹا بھی تھا۔ میری والدہ کے بطن سے ہم نو بھائی اور دو بہنیں پیدا ہوئیں۔ بہنیں کم عمری میں فوت ہوگئیں اور ایک بھائی بھی خدا تعالیٰ کو پیارا ہوگیا تو میری والدہ نے اس کا بہت غم کیا۔ اس پر خدا تعالیٰ نے انہیں خواب میں کہا کہ اگر مَیں تیری دوسری اولاد کو بھی واپس بلالوں تو پھر تُو کیا کرے گی۔ اسی خواب کی حالت میں خدا تعالیٰ نے وضو کرنے کے لئے لوٹا دیا اور کہا: "نماز پڑھ"۔ انہوں نے بہت استغفار کیا اور پھر تقویٰ شعاری سے ساری زندگی گزاردی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ساتھ میری والدہ کا پیار و محبت کا ہمیشہ تعلق رہا۔ خدمت اقدس میں مجھ سے خط لکھواتیں اور خط پر اپنا انگوٹھا لگاتیں تاکہ حضور کو پتہ چل جائے کہ خط اُن کی طرف سے ہی ہے۔ ۱۹۹۱ء کے جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہوئیں۔ اختتام جلسہ پر جب والدہ صاحبہ نے دوبارہ ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا تو حضور انور نے فرمایا کہ چونکہ اُن کیلئے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آنا مشکل ہے اسلئے مَیں خود نیچے آکر ملاقات کروں گا۔ حضور کا ہم سب پر یہ ایک عظیم احسان ہے۔

ہجرت کے وقت گاؤں کے عزیزوں نے اپنی امانتیں والدہ صاحبہ کے سپرد کردیں جو انہوں نے پاکستان پہنچنے پر لوٹائیں۔ بچوں کی ہر پہلو سے عمدہ تربیت کرنے اور تعلیم حاصل کرنے کی طرف توجہ دلاتیں۔ خدا تعالیٰ نے انہیں اندازاً ایک سو سال زندگی عطا فرمائی۔ لمبی عمر کا راز یہ تھا کہ ہمیشہ بہت زیادہ پاک و صاف رہتیں، سادہ غذا اور دودھ دہی کا استعمال کرتیں، سردیوں میں پنجیری اور گرمیوں میں بادام، سونف اور خشخاش کا استعمال کرتیں۔

آپ بہت دعاگو تھیں۔ اللہ تعالیٰ بھی آپکی دعاؤں کو خاص قبولیت سے نوازتا۔ ایک بار نماز کے دوران والدہ صاحبہ مسکرائیں، میرے والد دیکھ رہے تھے۔ بعد میں پوچھنے پر بتایا کہ نماز میں التحیات کی حالت میں خدا تعالیٰ نے بشارت دی کہ کریم لیفٹیننٹ ہوگیا ہے۔ اُسی دن میرے بھائی عبدالکریم صاحب کی فوج میں سلیکشن ہوئی اور وہ کرنل کے عہدہ سے ریٹائرڈ ہوئے۔

۲۹؍فروری ۲۰۰۰ء کو آپ کی وفات ہوئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۷؍دسمبر ۲۰۰۰ء میں شامل اشاعت مکرم طاہر عارف صاحب کے کلام سے چند اشعار ہدیہ قارئین ہیں:

سرمگیں شام ہے چلے آؤ
ایک دو گام ہے چلے آؤ
ہم تمہارے بنا بھی زندہ ہیں
ہم پہ الزام ہے چلے آؤ
داغ ہجرت بھی تھا مقدر میں
یہ بھی الہام ہے چلے آؤ
ایک ہی جان طیّب و طاہر
ایک ہی نام ہے چلے آؤ

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
29/10/2001 - 04/11/2001

MTV muslim AHMADIYYA

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in Greenwich Mean Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Monday 29 October 2001

Time	Programme
00.05	Tilawat, News, Dars Malfoozat
00.55	Children's Class: By Huzoor - Class No.157 Part I - Rec.30.10.99
01.30	Children's Programme: Science Club
01.55	MTA USA: A documentary on 'Yellow Stone'
02.55	Ruhaani Khazaa'en: Quiz Programme 29th Prog. Of Volume No.3 of Izaala Auhaam
03.25	Rencontre Avec Les Francophones Rec.22.10.01
04.25	Learning Chinese: By Usman Chou Sb. Lesson Lesson No. 239
04.55	Liqaa Ma'al Arab with Huzoor: No.409 Rec.02.06.98
06.05	Tilawat, News, Dars Malfoozat
07.00	Moshaira: An Evening In Memory of Obaidullah Aleem Sb. – Part 2
08.00	Ruhaani Khazaa'en: Quiz Programme ®
08.30	MTA Travel:
08.55	Liqaa Ma'al Arab: Session No.409 ®
09.55	Indonesian Service: Friday Sermon With Indonesian Translation
10.55	Children's Class: By Hazoor Class No.157®
11.30	Learning Chinese: Lesson No.239 ®
12.05	Tilawat, News
12.30	Bangali Shomprachar: Various Items
13.30	Rencontre Avec Les Francophones ®
14.30	Darsul Malfoozat
14.50	MTA USA: Yellow Stone ®
15.50	Children's Class: By Hazoor ®
16.25	Learning Chinese: Lesson No.239 ®
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.15	Rencontre Avec Les Francophones ®
19.15	Liqaa Ma'al Arab: Session No.409 ®
20.15	Moshaira: ®
21.05	Majlis e Irfan with Urdu Speaking Friends ®
22.05	Rohani Khazaine: Quiz Prog. ®
22.35	MTA USA : Yellow Stone®
23.35	Learning Chinese: Lesson No.239

Tuesday 30 October 2001

Time	Programme
00.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.50	Children's Class: With Huzoor Class No.157 – Rec.30.10.99 –Final Part
01.20	Children's Corner: Yassranal Quran Class No.18
01.40	Tarjumatul Quran : By Huzoor. Lesson No.218 Rec: 03.12.97
02.45	Medical Matters: Prog. No.4 – Body Care
03.30	Mulaqat With Bengali Friends Rec: 23.10.01
04.30	Learning Languages: Le Français C'est Facile Lesson No.22
04.55	Urdu Class: By Hazoor. Class No. 284 Rec: 06.06.98
06.05	Tilawat, News, Dars ul Hadith
06.55	Pushto Programme: F/S Rec.28.04.00
07.50	Medical Matters: Prog. No.4 ®
08.55	Urdu Class: By Hazoor. Class No. 284 ®
10.00	Indonesian Service: Various Programmes
11.00	Children's Class: By Hazoor Class 157®
11.30	Le Francais C'est Facile: Lesson No.22 ®
12.05	Tilawat, News
12.30	Bengali Service: Various Items
13.30	Bengali Mulaqat: With Hazoor ®
14.30	Darsul Hadith
14.55	Tarjumatul Quran Class: By Huzoor ® Lesson No.218 – R ec.03.12.97
15.55	Children's Class: By Hazoor – No.157®
16.25	Children's Corner: Yassranal Quran No.18 ®
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.15	Le Francais C'est Facile: Lesson No.21 ®
18:40	French Programme
19.00	Urdu Class: Lesson No.284 ®
20.05	Norwegian Programme. Programme No. 19
20.40	[redacted]li Mulaqat: With Huzoor ®
21.50	[redacted]al Matters: Prog. No.4 ®
22.25	Tarjumatul Quran Class: With Huzoor ®
23.25	Le Francais C'est Facile: Lesson No. 22 ®

Wednesday 31 October 2001

Time	Programme
00.05	Tilawat, News, History of Ahmadiyyat
01.00	Children's Corner: Hikayatee Shereen
01.15	Children's Corner: With Waaqifeene Nau
02.00	Tarjumatul Quran: With Hazoor Class No.219
03.05	Special Report: Certificate Distribution Cere.
03.30	Mulaqat: With Huzoor & Atfal
04.30	Learning Languages: Urdu Asbaaq No.64 Hosted by Maulana Ch. Hadi Ali Sahib
04.50	Liqaa Ma'al Arab: With Huzoor No. 411
06.05	Tilawat, News, History of Ahmadiyyat
07.00	Swahili Programme: Muzakarah Host: Abdul Basit Shahid Sahib
07.30	Swahili Programme: Darsul Hadith
08.00	Special Report: The Extension of the Khilafat Library ®
08.25	Al Maidah: A Cookery Programme How to prepare Chicken & Vegetable Soup
08.55	Liqaa Ma'al Arab: Session No.411 ®
10.00	Indonesian Service: Various Items
11.00	Children's Corner: Waaqifeene Nau®
11.30	Urdu Asbaaq: Lesson No.65 – Part 1 ®
12.05	Tilawat, News
12.30	Bengali Shrompachar: Various Items
13.30	Atfal Mulaqat: With Huzoor ®
14.30	A Page From The History Of Ahmadiyyat
14.40	Ta'aruf: Prog. No.1 – Part 2
15.10	Tarjumatul Quran: Class No.219 ®
16.15	Children's Corner: Waaqifeene Nau ®
16.45	Learning Languages: Urdu Asbaaq No.65 ®
17.05	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.15	French Programme: Mulaqat
19.20	Liqaa Ma'al Arab ®
20.30	Atfal Mulaqat: With Huzoor ®
21.30	Ta'aruf: ®
22.00	Tarjumatul Quran Class: By Hazoor ®
23.05	Special Report: ®
23.30	Urdu Asbaaq: Lesson No.64 – Part 1 ®

Thursday 1st November 2001

Time	Programme
00.05	Tilawat, News, Dars Malfoozat
01.00	Children's Corner: Guldastah No. 2
01.35	Children's Corner: Cartoon Stories
02.00	Homeopathy Class: By Hazoor. No. 50 Rec:06.12.94
03.00	Ae'eena: A reply to allegations made in the Newspapers against Ahmadiyyat Host: Laeeq A. Abid Sb.
03.25	Q/A Session: With Hazoor Rec.14.11.98 With English Speaking Guests – Part 2
04.20	Learning Languages: Learning Chinese With Usman Chou Sb. Lesson No. 18
04.55	Urdu Class: By Hazoor. Lesson No. 285 ®
06.05	Tilawat, News, Dars Malfoozat
06.55	Sindhi Programme: Muzakarah
08.00	Ae'eena: ®
08.25	Documentary: Ausho Mutaltan - Pakistan
08.50	Urdu Class: By Hazoor – Class No.285 ®
09.55	Indonesian Service: Various Items
10.50	Children's Corner: Guldastah No.2®
11.25	Learning Chinese: Class no. 18
12.05	Tilawat, News
12.30	Bengali Service: F/S Rec.15.12.95 With Bengali Translation
13.35	Q/A Session : With Hazoor Rec.14.11.98®
14.30	Darsul Malfoozat
14.55	Homeopathy Class: Lesson No.50 ®
15.55	Children's Corner: Guldastah No.2 ®
16.25	Learning Chinese: Lesson No.18 ®
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.10	French Programme: Various Items
18.55	Urdu Class: By Hazoor Class No.285®
20.00	Documentary: ®
20.25	Q/A Session: With English Speaking Guests®
21.20	Sang-e-Meel: Invention of brakes Presented by Fareed A. Naveed Sb.
21.55	Homeopathy Class: Lesson No.50 ®
22.55	Ae'eena:®
23.20	Learning Chinese: Lesson No.18 ®

Friday 2nd November 2001

Time	Programme
00.05	Tilawat, MTA News, Dars ul Hadith
00.45	Children's Class: Lesson No.71 (Canada)
01.45	Majlis-e-Irfan: With Urdu Speaking Friends Rec.20.07.01
02.45	MTA Sports: Volleyball Tournament
03.45	Safar Ham Nay Kiya: Visit to 'Mastooj, Chitraal'
04.20	Lajna Magazine: Prog. No.18
04.50	Urdu Class: By Hazoor Lesson No.286 Rec.11.06.97
06.05	Tilawat, News, Dars ul Hadith
06.40	Siraiky Programme: F/ S – Rec.17.04.98 With Siraiky Translation
07.45	MTA Sports: Volleyball Tournament ®
08.45	Urdu Class: Lesson No.286 ®
09.55	Indonesian Service: Various Items
10.25	Bengali Shomprachar: Various Items
10.55	Seeratun Nabi (SAW)
11.50	Darood Shareef
12.00	Friday Sermon: By Hazoor
13.05	Tilawat, MTA News
13.30	Majlis Irfan: With Urdu Speaking Friends ®
14.30	Safar Ham Nay Kiya: Mastooj ®
14.55	Friday Sermon: Rec: 02.11.01®
15.55	Children's Class: Lesson No.72 ® Hosted by Naseem Mehdi Sahib
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.15	French Programme: Aurore – Part 6 La vie du Saint Prophete Mohammad (SAW)
18.45	French Programme: Various Items
19.00	Urdu Class: Lesson No.286 ®
20.05	Friday Sermon: By Hazoor ®
21.05	Safar Hum Nay Kiya: Mastooj, Chitraal ®
21.30	Majlis-e-Irfan: With Urdu Speaking Friends
22.30	Lajna Magazine: Prog. No.18 ® Produced by Lajna Imaillah Pakistan
23.00	MTA Sports: Volleyball Tournament ®

Saturday 3 November 2001

Time	Programme
00.05	Tilawat, MTA News, Darsul Hadith
01.00	Children's Corner: Waaqifeene Nau Prog.
01.30	Kehkashan: Hosted by Nafees Ahmad Ateeq Sahib
01.55	Friday Sermon: Rec.02.11.01®
02.55	Computers for Everyone: Part 126 Presented by Mansoor A. Nasir Sb
03.30	German Mulaqat: ®
04.30	Urdu Asbaq: Lesson No.21
05.00	Liqaa Ma'al Arab: Session No.411 Rec:04.06.98
06.05	Tilawat, News, Darsul Hadith
06.50	MTA Mauritius: Entrevues
07.40	Tabbarukat: Speaker Mau. Abdul M.Khan Sb. J/S Rabwah 1956
08.25	Documentary: Exhibition of Seasonal Flowers Pakistan
09.00	Liqaa Ma'al Arab: Session No.411 ®
10.05	Indonesian Service: Various Items.
11.00	Question and Answer Session with Huzoor
11.30	Children's Corner: Waaqifeene Nau Item ®
12.05	Tilawat, MTA News
12.30	Bengali Service: Various Items
13.30	German Mulaqat: With Hazoor ®
14.30	Computers for Everyone: Part 126 ®
15.05	Quiz Khutbat-e-Imam: From F/S – 18.02.00
15.55	Children's Class: By Hazoor- Rec.03.11.01
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.10	French Programme: Entrevues ®
18.55	Liqaa Ma'al Arab : Session No.411 ®
20.00	Arabic Programme: Extracts from Tafseer-ul-Kabir, Programme. No39
20.30	German Mulaqat: With Hazoor ®
21.30	Computers for Everyone: Part 126 ®
22.05	Children's Class: By Hazoor ®
23.05	Quiz Khutbat-e-Imam: ®
23.30	Question and Answer Session with Huzoor ®

Sunday 4 November 2001

Time	Programme
00.05	Tilawat, News, Seerat un Nabi (saw)
01.05	Children's Corner: Bait Bazi
01.15	Children's Corner: Kudak No.20
01.30	Dars-ul-Quran: Lesson No.17 Rec. 09.01.99
03.00	Hamari Kaenat: No.114
03.30	Mulaqat: With Young Lajna & Nasirat Rec.28.10.01
04.30	Learning French: Lesson No.18
05.00	Urdu Class: Lesson No.287
06.05	Tilawat, News, Seerat un Nabi (saw)
07.05	Dars-ul-Quran: Lesson No.17 ®
08.30	Chinese Programme: Islam Among Religions – Pt 14
09.00	Urdu Class: Lesson No.287 ®
10.00	Indonesian Programme: Various Items
11.00	Children's Class by Hazoor ®
12.05	Tilawat, News
12.40	Bengali Service: Various Items
13.40	Mulaqat: Young Lajna & Nasirat ®
14.40	Hamari Kaenat: No.114 ®
15.00	Friday Sermon by Hazoor Rec.02.11.01®
16.00	Children's Corner: Kudak No.20 ®
16.15	Le Francais C'est Facile Lesson No.18 ®
17.00	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.15	English Programme
19.00	Urdu Class: Lesson No.287 ®
20.15	Mulaqat: Young Lajna & Nasirat ®
21.15	Hamari Kaenat: No.114 ®
21.35	Dars-ul-Quran: No.17 ®
23.00	MTA Travel: Fountains of Rome
23.20	Le Francais
23.21	C'est Facile: Lesson No.18 ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 8 | Friday, October 26, 2001 | Issue No. 43

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت

اسلام۔ امن عالم کا علمبردار واحد مذہب

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

"اسلام کے متعلق جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ اس میں جبر ہے بالصراحت غلط ہے۔ خدا تعالیٰ کا اس کا نام اسلام رکھنا ہی یہ بات ظاہر کرتا ہے کہ یہ مذہب جبر و تشدد کے برخلاف صلح و آشتی کا حامی ہوگا کیونکہ لفظ اسلام کے معنی ہیں امن میں رہنا اور امن دینا۔ جس مذہب کے نام کے یہ معنی ہوں کہ وہ امن ہے، امن میں رہتا ہے اور امن دنیا کو دیتا ہے اس کے متعلق یہ کہنا کہ وہ جبر کرتا ہے سراسر غلط ہے اور ناسمجھی پر دلالت کرتا ہے۔

پھر خدا تعالیٰ کے اسماء حسنہ جو قرآن نے بیان کئے ہیں ان میں سے ایک نام "مؤمن" ہے جس کے معنی ہیں امن دینے والا۔ پس جو خدا امن دینے والا ہے اور اپنے دین کا نام اسلام رکھتا ہے کیا اس کے متعلق یہ یقین کر سکتے ہیں کہ باوجود اپنا نام مؤمن بتانے اور باوجود اپنے دین کا نام اسلام رکھنے کے وہ اسی اسلام کے ذریعہ بدامنی، تشدد اور جبر کی تعلیم دے۔ اسی طرح مسلمانوں کے مقدس شہر مکہ کے متعلق ہے "مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا" کہ جو اس میں داخل ہوا وہ امن میں ہو گیا کیونکہ کعبہ امن کی جگہ ہے۔ یہاں کعبہ سے مراد وہ خاص مکان بھی ہے جس کی طرف مسلمان منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں اور وہ مذہب ہی ہے جو امن کا حامی ہے۔ یعنی جو اس مذہب میں داخل ہوگا وہ خود بھی امن میں ہو جائے گا اور دوسروں کے لئے بھی امن کا باعث ہوگا۔ اسی طرح قرآن کریم ہے۔ اس کی نسبت فرماتا ہے کہ يَدْعُوْا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ کہ یہ امن کے گھر کی طرف بلاتا ہے۔ پھر مسلمانوں کا اپنا نام بھی "مسلم" ہے یعنی دنیا میں امن قائم کرنے والا۔ نماز کا نام عربی میں "الصَّلٰوۃ" ہے جس کا مفہوم ہے شفقت، رحمت، برکت یعنی ان راہوں پر چلاتی ہے جن پر چلنے سے انسان شوخی و شرارت سے بچ جاتا ہے، فسق و فجور سے نجات پالیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شفقت اور رحمت پالیتا ہے اور اس کی طرف سے اسے برکت میسر آجاتی ہے۔ پھر مسلمان کسی دوسرے سے ملتے ہیں تو 'اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ' کہتے ہیں کہ تم پر اللہ کی سلامتی ہو، تم اللہ کی طرف سے امن میں کئے جاؤ۔ آگے جواب دینے والا کہتا ہے تم پر بھی سلامتی ہو۔ کیا جو منہ سے 'اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ' کہے گا وہ آگے جاکر تلوار ہاتھ میں پکڑ لے گا؟ عقل اسے نہیں تسلیم کرتی۔ پھر ہماری نماز کا اختتام بھی سلام پر ہے۔ مسلمان جب نماز سے فارغ ہوتا ہے تو قبل اس کے کہ خدا کے دربار سے رخصت ہو وہ دائیں بائیں منہ کر کے 'اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ' کہتا ہوا دنیا میں سلامتی اور امن پہنچاتا ہے۔

اب کوئی بتائے کہ جس کے دائیں بھی امن اور بائیں بھی امن آگے بھی امن اور پیچھے بھی امن، نیچے بھی امن اور اوپر بھی امن ہو، جس کا نام امن، جس کا کام امن وہ کیا امن کا دشمن اور تشدد اور جبر کا حامی ہو سکتا ہے۔"

(انوار العلوم جلد ۹ صفحہ ۴۲۴)

☆......☆......☆......☆

خطباء کے لمبے لمبے القاب کی شرعی حیثیت

اہل حدیث عالم حافظ ثناء اللہ خان مدنی کا فتویٰ:

سوال: خطبہ جمعہ یا دیگر جلسوں کے لئے خطباء و مقررین حضرات کے لمبے لمبے القابات کے ساتھ صبح و شام اعلان پہ اعلان کرنا شرعی لحاظ سے کیسا ہے؟

جواب: اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہر ذی علم کا احترام و اکرام ہے اور حقدار کو اس کا حق ملنا چاہئے لیکن واقعہ کے خلاف فضول القاب سے کسی کو نوازنا یا مبالغہ آرائی سے کام لینا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ مثلاً خطیب المشرق والمغرب یا خطیب ارض و سماء وغیرہ کہا جائے۔ بہر صورت اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے ہاں جوشیلی اور حواس باختہ فضاء میں اصلاح کی شدید ضرورت ہے۔ مصلحین کو آگے بڑھ کر یہ فرض ادا کرنا چاہئے۔ جانبین کو اسی میں بھلا ہے۔ واضح ہو کہ معاشرہ میں اس حد تک بگاڑ پیدا ہو چکا ہے کہ بعض حریص اور لالچی نام نہاد مولویان کرام اپنے پسندیدہ القاب لکھ کر لوگوں کے حوالے کرتے ہیں کہ ان آداب کے ساتھ جلسہ کا اشتہار شائع کرنا۔ میرا نام سب سے اوپر یا درمیان میں موٹا سب سے نمایاں ہونا چاہئے اور بعض حضرات جلسوں میں مخصوص افراد مقرر کرتے ہیں تاکہ دوران تقریر حسب منشا پسندیدہ نعروں سے ان کا پیٹ بھر سکے۔ اس طرز عمل پر جتنا افسوس کا اظہار کیا جائے کم ہے"۔

(ہفت روزہ 'الاعتصام' لاہور ۲۰/اپریل ۲۰۰۱ء صفحہ ۹)

☆......☆......☆......☆

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ (التوبہ:۱۸)

وورا وورا (Wora Wora) غانا (مغربی افریقہ) میں احمدیہ مسجد اور مشن ہاؤس کا افتتاح

(رپورٹ: فہیم احمد خادم۔ مبلغ سلسلہ غانا)

مورخہ ۲۳ر جون کو Wora Wora وولٹا ریجن (Wolta Region) میں (ریجنل ہیڈ کوارٹر) کے مقام پر احمدیہ مسجد اور مشن ہاؤس کا افتتاح عمل میں آیا۔ مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مشنری انچارج غانا نے اس کا افتتاح فرمایا۔ وولٹا ریجن کے ریجنل منسٹر بھی مدعو تھے۔ مگر وہ اشد مصروفیت کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے تاہم انہوں نے اپنا پیغام بھجوایا جس میں انہوں نے جماعت احمدیہ کی تعریف کی اور اس کے لئے نیک خواہشات کا اظہار فرمایا۔ تقریب میں علاقہ کے چیف صاحبان اور ڈسٹرکٹ چیف ایگزیکٹو اور دیگر معززین نے شرکت کی۔

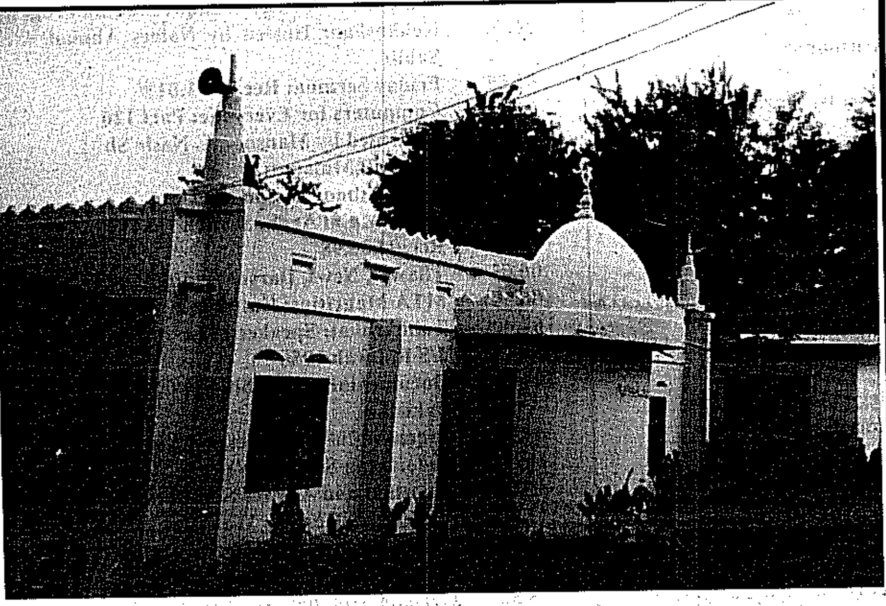

گھانا کے وولٹا ریجن میں وورا وورا (Wora Wora) کے مقام پر نو تعمیر شدہ مسجد احمدیہ

یہاں بھی خدا کی قدرت کا عجیب نشان ظاہر ہوا۔ اس علاقہ میں ابھی عرصہ سے بارش نہ ہوئی تھی اور خشک سالی تھی۔ ہماری خواہش تھی کہ بارش بھی ہو لیکن اس سے ہماری تقریب بھی متاثر نہ ہو۔ خدا تعالیٰ نے ہماری تضرعات کو سنا۔ ہماری تقریب

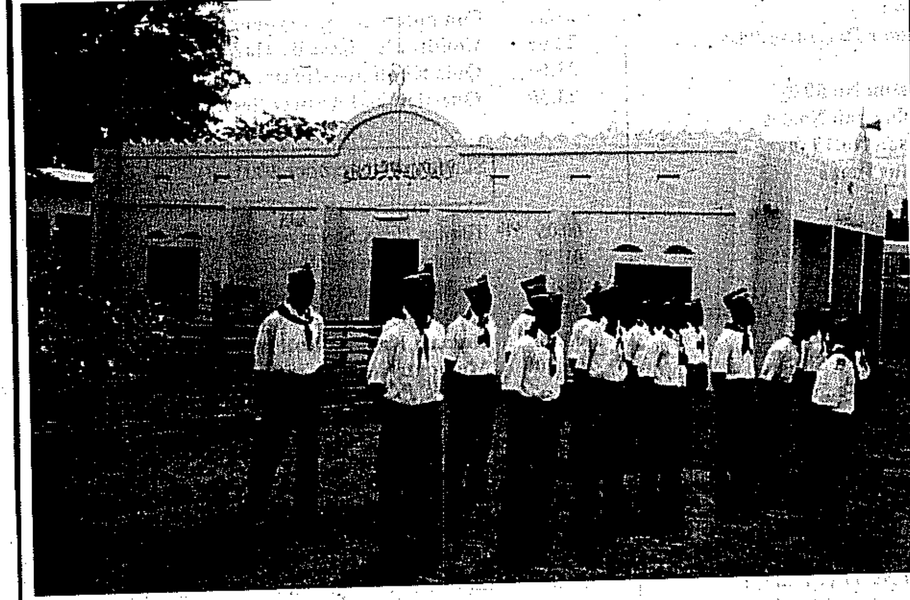

وولٹا ریجن کے بعض خدام احمدیہ مسجد کے سامنے گارڈ آف آنر پیش کر رہے ہیں

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔